پرو:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
25 YEARS
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444, Sub Editor: Quazi Mujiburahman
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 188 Monday 14th July 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۱۸۸، مورخہ ۱۴/ جولائی ۲۰۲۵ء، بروز پیر، ۱۸/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

ریاست میں 328 شراب فروشی لائسنس کی بندر بانٹ؟

میکدوں سے بڑھے گا ریاست کا محصول

ممبئی، 13 جولائی: رپورٹ: ضمیر قاضی: ریاستی حکومت نے محصول میں اضافہ کرنے کی غرض سے گزشتہ 50 برسوں سے معطل شراب فروشی لائسنسوں پر لگی پابندی ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت جلد ہی 328 نئے وائن شاپ لائسنس جاری کیے جائیں گے۔ اسی کے ساتھ غیر ملکی شراب تیار کرنے کے لائسنس جاری کرنے کے لیے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یہ 328 نئے لائسنس براہِ راست دکانوں کو نہیں بلکہ کمپنیوں کو دیے جائیں گے۔ ہر کمپنی کو 8 لائسنس دیے جائیں گے اور ان لائسنسوں کو کرائے پر دینے کی اجازت بھی ہوگی۔ لائسنسوں کی اس تقسیم کے لیے جو کمیٹی تشکیل دی جارہی ہے، اس میں نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار شامل ہوں گے۔ تاہم، چونکہ شراب تیار کرنے والی "کیپووِیج" کمپنی کے ڈائریکٹر کے عہدے پر پوار فائز ہیں، اس لیے مفادات کے تصادم کا سوال بھی اپوزیشن کی جانب سے اٹھایا جا رہا ہے۔ ریاست میں 328 نئے شراب فروشی لائسنس جاری کیے جائیں گے، جو دکانوں کو نہیں بلکہ کمپنیوں کو دیے جائیں گے، اور ہر کمپنی کو شراب فروشی کے 8 لائسنس ملیں گے۔ ریاست پر ہزاروں کروڑ روپے کا قرض ہے، ایسے میں اسمبلی انتخابات کے دوران "گیم چینجر" قرار دی گئی

"لاڈکی بہن" اسکیم کے لیے بجٹ فراہم کرنے کے لیے دیگر محکموں کے فنڈز کو منتقل کیا جارہا ہے، جس پر متعلقہ وزراء کی جانب سے اعتراضات بھی کیے جارہے ہیں۔ اسی وجہ سے حکومت نے ریاستی آمدنی بڑھانے کے لیے مختلف طریقے اپنانے شروع کیے ہیں، جن میں وائن شاپ کے لیے لائسنس جاری کرنا ایک اہم قدم مانا جارہا ہے۔ ریاست میں پرانے شراب لائسنس خریدنے کے لیے 10 کروڑ روپے ادا کرنے ہوں گے، جبکہ نئے لائسنس کے لیے کمپنیوں کو حکومت کو ایک کروڑ روپے دینا ہوں گے۔ اس کے علاوہ، غیر ملکی شراب تیار کرنے کے لائسنس جاری کرنے کے لیے ریاستی ایکسائز محکمہ، جس کے وزیر خود نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار ہیں، کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ حکومت کی اس پالیسی پر اپوزیشن کی جانب سے سخت تنقید کی جارہی ہے۔ شرد پوار کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے اہم قومی ترجمان، رکن اسمبلی جتیندر آوہاڈ نے کہا: "لاڈکی بہنوں کے نام پر ان کے گھر تباہ کرنے کا کام جاری ہے۔ یہ حکومت اقتدار کے نشے میں چور ہے، جو بہنوں کو پیسے دینے کے بہانے ان کے شوہروں اور بھائیوں کو شرابی بنانے کا کام کررہی ہے۔" انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ "مہاراشٹر سنتوں، سادھوؤں اور وارکریوں کی زمین ہے یا شرابیوں کی؟" شیوسینا (ٹھاکرے گروپ) کے لیڈر اور رکن پارلیمان سنجے راوت نے کہا کہ "ایک بھومرے کے گھر میں سے 8 شراب فروشی کے لائسنس دیے گئے ہیں۔ یہ لائسنس مخصوص افراد کو بانٹے جارہے ہیں۔"

مہایوتی کی حکومت چوری کی پیداوار

کانگریس ممبئی کو لٹنے نہیں دے گی عمران پرتاپ گڑھی کا بیان: ممبئی میں کانگریس کی آئین زندہ باد عوامی ریلی سے خطاب

ممبئی، 13 جولائی: رپورٹ: ضمیر قاضی: آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اقلیتی شعبہ کے صدر و راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی نے الزام لگایا ہے کہ "مہایوتی" یعنی بی جے پی اتحاد کی حکومت مہاراشٹر میں ووٹوں کی چوری کے ذریعے قائم ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی انتخابی مہم میں ریاست میں کہیں نظر نہیں آئی، لیکن ووٹوں کی چوری کر کے حکومت بنالی گئی۔ یہ بات انہوں نے ممبئی کانگریس کی جانب سے منعقدہ "آئین زندہ باد" عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر ممبئی کانگریس کی صدر ورشا گائکواڑ، رکن اسمبلی اسلم شیخ، امین پٹیل، سابق ایم ایل اے مدھو چوہان، بھور سنگھ راجپوروہت، روی باوکر، کارپوریٹر حاجی ببو، کانگریس ترجمان سریش چندر راجہنس، مہندر منگلیکر، کچرو یادو، نظام الدین رائن، مندار پوار، تارک شاہ، جاوید جنیجا، اونیش سنگھ سمیت دیگر کئی اہم شخصیات موجود تھیں۔

آئین کے تحفظ کی لڑائی کا اعلان: عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ ممبئی اس وقت زبان کے جھگڑوں کی زد میں ہے، لیکن یہ شہر ملک کے ہر کونے سے آئے ہوئے لوگوں کو پناہ، روزی روٹی اور خوابوں کی تعبیر دیتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "زبان کا احترام ہونا چاہیے، لیکن اسے تفریق کا ہتھیار نہ بنایا جائے"۔ انہوں نے مزید کہا: "یہ سرزمین چھترپتی شیواجی مہاراج، شاہو مہاراج، مہاتما پھولے، اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی ہے۔ آج کچھ طاقتیں گنگا۔جمنی تہذیب کو مٹانے کی کوشش کررہی ہیں، ہمیں اسے بچانے کے لیے آگے آنا ہوگا۔"

"راہل گاندھی کی آواز ہی پارلیمنٹ میں گونجتی ہے: عمران نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ: "راہل گاندھی کو شہزادہ اور راج کمار کہنے والوں کو اس وقت پسینہ آگیا جب انہوں نے ایک سادہ سفید ٹی شرٹ میں کنیا کماری سے کشمیر تک 4000 کلومیٹر کی بھارت جوڑو یاترا نکالی۔" انہوں نے مزید کہا کہ راہل گاندھی نے ذات پر مبنی مردم شماری کی بات کی اور بی جے پی حکومت کو مجبور ہونا پڑا۔

"آئین خطرے میں ہے: انہوں نے کہا کہ بابا صاحب امبیڈکر نے آزاد بھارت کو ایک عظیم آئین دیا، لیکن آج وہی آئین خطرے میں ہے۔ 2014 میں نریندر مودی نے پارلیمنٹ کی سیڑھیوں پر سر جھکایا، اور 2024 تک پوری پارلیمنٹ بدل ڈالی۔ اس سال انہوں نے آئین کو ماتھے سے لگایا، اس کا مطلب اگلا نشانہ آئین خود ہے۔" جو لوگ آج اقتدار میں ہیں، وہ ای ڈی اور سی بی آئی کے ذریعے ہمیں ڈرا نہیں سکتے، ہم سوال اٹھاتے رہیں گے۔ اگر ممبئی اڈانی کو بیچ دی جارہی ہے، تو عوام پوچھے گی کہ آپ کہاں تھے؟ کانگریس ممبئی کو لٹنے اور آئین کو بدلنے نہیں دے گی۔"

ورشا گائکواڑ کا حملہ: ورشا گائکواڑ نے کہا کہ 2014 کے بعد سے باباصاحب امبیڈکر کے آئین کی گلا گھونٹی جارہی ہے۔ بی جے پی لیڈر آئین بدلنے کی باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ: "بی جے پی حکومت کا پبلک سیفٹی ایکٹ صرف ان آوازوں کو دبانے کے لیے لایا ہے جو اڈانی کے خلاف اٹھتی ہیں۔" انہوں نے الزام لگایا کہ دھاراوی، موتی لال نگر، مدر ڈیری، مٹھا گھر جیسے کئی قیمتی علاقوں کی زمینیں اڈانی کو دی جارہی ہیں۔

سید خواجہ کو ششی تھرور کے ناولوں پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل

انگریزی ادب میں پی ایچ ڈی مکمل کرنے پر ہر سطح سے مبارکباد

بیڑ (نمائندہ): بیڑ کے معروف سماجی کارکن سید خواجہ باس کو ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی کی جانب سے پی ایچ ڈی کی ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا ہے۔ انہوں نے انگریزی ادب کے موضوع پر "ششی تھرور کے منتخب ناولوں میں طنز" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ پیش کیا تھا، جسے یونیورسٹی نے منظور کرتے ہوئے انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے۔ ان کا یہ تحقیقی کام یونیورسٹی کے شعبہ انسانی علوم کے تحت یو جی سی کے 2016 کے قواعد وضوابط کے مطابق مکمل کیا گیا ہے۔ سید خواجہ نے یہ مقالہ ضلع بیڑ کے شرور کاسر میں واقع کالیکادیوی کالج کے انگریزی شعبہ میں ڈاکٹر رمیش اے. لانڈگے کی رہنمائی میں مکمل کیا۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے پر سید خواجہ کو تعلیمی، سماجی، سیاسی اور ثقافتی حلقوں سے مبارکباد دی جارہی ہے اور ان کے آئندہ علمی سفر کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا ہے۔ **ششی تھرور کا مختصر تعارف:** ششی تھرور ایک ممتاز ہندوستانی ادیب، سیاستدان، سابق سفارتکار اور کانگریس پارٹی کے سینئر رہنما ہیں۔ وہ اقوام متحدہ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں اور کئی اہم کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے ناول اور نان فکشن کتابیں تاریخی، سیاسی اور سماجی موضوعات پر طنز، فصاحت اور گہرائی کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ ان کی مشہور تصانیف میں The Great Indian Novel, Riot, Inglorious Empire اور Why I Am a Hindu شامل ہیں۔ ششی تھرور کی تحریروں میں ہندوستانی سیاست، نوآبادیاتی اثرات، اور ثقافتی پیچیدگیوں پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے، جس نے انہیں جدید انگریزی ادب میں نمایاں مقام دلایا ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ یقیناً ہندوستانی انگریزی ادب کے مطالعے میں ایک اہم اضافہ ہے اور سید خواجہ کی علمی صلاحیتوں کا ثبوت بھی۔ انہیں اس کامیابی پر دل سے مبارکباد!

گچی باؤلی حیدرآباد میں گانجہ خریدنے پر 15 سافٹ ویئر انجینئروں کی گرفتاری

حیدر آباد (نامہ نگار) حیدرآباد کے گچی باؤلی علاقے میں منشیات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے 15 سافٹ ویئر انجینئروں کو گانجہ خریدنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ ان تمام نوجوانوں کا تعلق مختلف معروف آئی ٹی کمپنیوں سے بتایا جا رہا ہے۔ پولیس کے مطابق ان انجینئروں نے منشیات فروشوں سے رابطہ کر کے مسلسل گانجہ خریدا تھا، جس کی اطلاع ملنے پر یہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ گرفتاریاں اس مہم کا حصہ ہیں جس کا مقصد شہر میں منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال پر قابو پانا ہے۔ اس کے علاوہ پولیس نے منشیات فراہم کرنے والے ایک گروہ کے بھی کئی ارکان کو حراست میں لیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ واقعہ نہ صرف پریشان کن ہے بلکہ ملک کی نوجوان اور تعلیم یافتہ نسل میں بڑھتے نشے کے رجحان پر بھی ایک سوالیہ نشان ہے۔ سافٹ ویئر انجینئروں جیسے باصلاحیت افراد کا نشے جیسی لعنت میں ملوث ہونا سماجی، اخلاقی اور پیشہ ورانہ زوال کی نشاندہی کرتا ہے۔ والدین، تعلیمی ادارے اور کارپوریٹ کمپنیاں مل کر منشیات کے خلاف سنجیدہ مہم چلائیں، تاکہ نوجوانوں کو اس گمراہی سے بچایا جاسکے۔

راجہ باغبان نے ہمیشہ اپنے ڈراموں میں سماجی مسائل کو پیش کیا: ڈاکٹر دلال

سولاپور (اقبال باغبان): راجہ باغبان نے ہمیشہ اپنے ڈراموں میں سماجی مسائل کو پیش کیا۔ ان خیالات کا اظہار سولاپور شہر باغبان جمعیت کے صدر ڈاکٹر ایم۔ اے۔ دلال نے اپنی صدارتی تقریر میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ راجہ باغبان نے ایک بہترین اداکار، ڈرامہ نگار، ہدایت کار اور مصنف کے طور پر اُردو، ہندی اور مراٹھی میں اپنے ڈرامے پیش کر کے سماج میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی، یہی وجہ ہے کہ انہیں مختلف شعبوں میں ریاستی اور ضلعی سطح پر مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔ حال ہی میں راجہ باغبان کو اُردو، مراٹھی اور ہندی تھیٹر کے فروغ کے لیے بہترین خدمات کے عوض میں "ووگ تھیٹر ممبئی" کی جانب سے "لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ 2025" سے نوازا گیا۔ اسی اعزاز ملنے کی خوشی میں سولاپور اردو گھر ثقافتی کمیٹی کی جانب سے انہیں خصوصی طور پر مبارکباد پیش کرنے کے لئے یہ تہنیتی جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ جلسے کی صدارت سولاپور شہر باغبان جمعیت کے صدر اور سوشل کالج کے سابق پرنسپل ڈاکٹر ایم۔ اے۔ دلال نے کی، سینئر ڈرامہ نگار بی۔ ایچ۔ کرجگی، اکھل بھارتیہ مراٹھی ناٹیہ پریشد شاخ سولاپور کے صدر وجے داداسالونکے، سینئر ڈرامہ نگار شریش دکھنے نے اس تہنیتی نشست میں شرکت کی۔ ابتداء میں اردو گھر کے رکن پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار نے اس پروقار تقریب کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔ اُردو گھر کی رکن ڈاکٹر سمیہ باغبان نے راجہ باغبان کے کارہائے نمایاں پر سیر حاصل مدلل معلومات دی بعد مہمانان کی گلپوشی کی گئی۔ وجے دادا سالونکے نے اپنے خیالات اظہار کرتے ہوئے کہا کہ راجہ باغبان نے تین زبانوں میں ڈرامے پیش کیے۔ انہوں نے سولاپور میں منعقدہ مختلف تھیٹر اور فیسٹیول میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ان دی گئی ذمہ داریوں بہ حسن وخوبی نبھایا۔ آپ سولاپور کے مراٹھی تھیٹر کے فعال رکن ہیں اور وہ میرے اچھے ساتھی اور قریبی دوست بھی ہیں۔ دوسرے مہمان خصوصی سولاپور نے سینیئر ڈراما نگار محترم بی۔ ایچ۔ کرجگی نے راجہ باغبان اور ان کے ڈراما سے جڑی ہوئی دیرینہ رفاقت پر روشنی ڈالی اور ماضی کے جھروکے سے چند واقعات پیش کیے۔ پانگل ہائی اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر ہارون رشید باغبان، سولاپور کے اُردو اور مراٹھی کے سینئر صحافی و ادیب محترم ایوب نالا مندو صاحب، سولاپور نے معروف ڈراما اداکار اور ناظم کُتب محترم جعفر بانگی نے اپنے تاثرات میں راجہ باغبان کے کاموں کا ذکر کیا۔ اس موقع پر اردو گھر کے اراکین محمد ایاز شیخ، عبدالمجید شیخ، سرفراز بلول خان، اُردو گھر کے ناظم کُتب ساحر نداف، محمد اقبال باغبان، اسٹریٹ پلے کے فنکار آشوتوش ناٹا کر، شریف انڈیوالے، محبوب کمٹھے وغیرہ موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت رُکن اُردو گھر محمود نواز نے کی اور شکریہ رکن اُردو گھر سرفراز بلول خان نے ادا کیا۔

وقف بورڈ چیئرمین سمیر قاضی کے ہاتھوں قاضی مجیب کا اعزاز

بیڑ (قاضی امان): مہاراشٹر اسٹیٹ قاضی سیوا سنگھ کی جانب سے بیڑ کے نیشنل اردو پرائمری اسکول کے ریٹائرڈ اور سرگرم استاد قاضی مجیب کا اعزازی ستکار ریاستی وقف بورڈ کے صدر سمیر قاضی کے ہاتھوں اور دیگر معززین کی موجودگی میں عمل میں آیا۔ اس موقع پر قاضی سیوا سنگھ کے ریاستی صدر قاضی شفیع، کارگزار صدر قاضی ابوطالب، کیج نگر پنچایت کی صدر اجوالا تائی واگھمارے، گٹ لیڈر ہارون بھائی انعامدار سمیت کئی اہم شخصیات موجود تھیں۔ بیڑ شہر کے نیشنل اردو پرائمری اسکول کے سرگرم استاد قاضی مجیب حال ہی میں اپنی طویل اور مثالی تعلیمی خدمات کے بعد سبکدوش ہوئے ہیں۔ اپنے تدریسی دور میں انہوں نے کئی طلبہ کو تعلیم سے آراستہ کیا اور مقدس علم کی روشنی پھیلانے کے ساتھ ساتھ سماجی فلاح و بہبود سے جڑے متعدد مفید سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس خدمات کے اعتراف میں ریاستی وقف بورڈ کے صدر سمیر قاضی کے دست مبارک سے اور معززین کی موجودگی میں قاضی سیوا سنگھ کے دفتر میں قاضی مجیب کا پرتپاک اعزاز کیا گیا۔ اس موقع پر قاضی سیوا سنگھ کے بیڑ ضلع صدر قاضی معین الدین، قاضی شاکر بھائی، قاضی شوکت، قاضی بابا، پٹھان کے قاضی فضل اللہ، صحافی جاوید پاشا، افروز قادری، قاضی بہاء الدین، قاضی فیضان، بابا کریم پٹیل سمیت قاضی سیوا سنگھ کے عہدیداران اور اراکین بھی خاص طور پر موجود تھے۔

اجیت پوار کے عوامی رابطہ افسر سنجے دیشمکھ چل بسے

ممبئی: خصوصی نمائندہ، اطلاعات و عوامی رابطہ محکمہ کے سینئر اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے عوامی رابطہ افسر سنجے دیشمکھ (عمر 55 سال) کا ہفتہ کی شب دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال سے صحافت اور سرکاری عوامی رابطے کے شعبے نے ایک خاموش، متوازن، حساس اور علم دوست شخصیت کو کھو دیا ہے۔ سنجے دیشمکھ گزشتہ پندرہ برسوں سے اجیت پوار کے عوامی رابطہ افسر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ اپنے متوازن اور مؤثر اندازِ کار کے سبب وہ انتظامیہ اور میڈیا کے درمیان ایک اہم پل کا کام انجام دیتے رہے۔ انہوں نے صحافتی زندگی کا آغاز "ممبئی دیناک" اور "روزنامہ سکال" جیسے میڈیا اداروں سے کیا تھا۔

بچوں کی تعلیم وتربیت ایک دینی فریضہ ہے: نصیر اصلاحی

فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول میں "پرورش" ورکشاپ کا انعقاد

ممبئی (نامہ نگار) یونیفائیڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام، 12 جولائی 2025 بروز سنیچر، فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول، جوگیشوری میں آٹھویں اور نویں جماعت کے طلبہ کے والدین کے لیے ایک رہنمائی ورکشاپ بعنوان "پرورش" کا انعقاد عمل میں آیا تفصیلات کے مطابق پروگرام کا آغاز محترمہ ثنا کی تلاوتِ قرآن (سورہ طور: آیت 17 تا 28) اور اردو ترجمہ سے ہوا۔ اسکول کے پرنسپل اشرف ریشم والا نے ورکشاپ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ فاؤنڈیشن کی سیکریٹری ریحانہ دیشمکھ نے ادارے کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ یو ای ایف بچوں کی تعلیمی و اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ والدین کی رہنمائی کو بھی اپنی ترجیح بنائے ہوئے ہے۔ اس مقصد کے لیے چار ماڈیولز پر مشتمل ایک تربیتی سیریز مختلف اسکولوں میں جاری ہے۔ مجلسِ علماء مہاراشٹر کے ناظمِ اعلیٰ نصیر اصلاحی نے "بچوں کے ساتھ والدین کا رویہ" کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "بچوں کی تعلیم وتربیت صرف ایک دنیاوی معاملہ نہیں بلکہ ایک دینی فریضہ ہے، جسے ایمان کا حصہ سمجھ کر انجام دینا چاہیے۔" انہوں نے والدین کو نبی ﷺ کی اس حدیث کی یاددہانی کرائی جس میں اولاد کو بہترین تحفہ تعلیم وتربیت قرار دیا گیا ہے۔ جماعت اسلامی ہند، نوی ممبئی کے ناظم ضمیر الحسن نے "گھر کے ماحول کا کردار" پر بات کرتے ہوئے والدین کو گھر میں محبت، شکرگزاری، سیکھنے سکھانے اور دعا کا ماحول قائم کرنے کی ترغیب دی۔ ان کا کہنا تھا کہ بچے والدین کی عملی زندگی سے سب سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ پروگرام کی نظامت ذاکر صاحب نے کی اور مستقیم صاحب نے اختتامی کلمات کے ساتھ اسکول انتظامیہ، مقررین اور والدین کا شکریہ ادا کیا۔ ورکشاپ میں 61 والدین نے شرکت کی۔ اسکول کے پرنسپل نے اس نشست کو مؤثر، قابلِ فہم اور عملی رہنمائی سے بھرپور قرار دیا۔

ملیہ بوائز ہائی اسکول بیڑ میں یونیفارم اور شوز کی تقسیم پروگرام کا انعقاد

بیڑ (نامہ نگار) بتاریخ 10 جولائی، 2025 بروز جمعرات ملیہ بوائز ہائی اسکول بیڑ میں مستحق ضرورت مند اور نادار طلبا میں یونیفارم شوز اور موزوں کی تقسیم عمل میں آئی۔ انجمن اشاعت تعلیم کی سیکریٹری محترمہ خان صبیحہ باجی کے ہاتھوں یہ تقسیم عمل میں آئی۔ اس موقع پر بطور مہمان خصوصی صحافی ولکچرار جاوید پاشا صاحب ملیہ جونیر کالج بیڑ کے وائس پرنسپل مجاہد چاوش صاحب موجود تھے۔ ساتھ ہی ملیہ بوائز ہائی اسکول بیڑ کے پرنسپل فیصل چاوش سر نائب صدر مدرس صدیقی الحاج سر سپروائزر سید معین الدین سر موجود تھے۔ ساتھ ہی اس پروگرام میں اسکول کے تمام طلبا کثیر تعداد میں موجود تھے اس موقع پر باجی صاحبہ نے اپنے صدارتی خطاب میں طلبا سے مخاطب ہوتے ہوئے انہیں بہت سی نصیحتیں کیں اور بہت سے مشورے ایک کامیاب زندگی گزارنے کے بارے میں دیے۔ انھوں نے مزید کہا کہ دنیاوی تعلیم اور دینی تعلیم دونوں نہایت ضروری ہیں۔ اور ساتھ ہی انھوں نے خاص طور پر بچوں کو اقدار کی تعلیم اور اخلاقی تعلیم دینے پر بھی زور دیا۔ واضح رہے کہ یونیفارم کی تقسیم 500 سے زائد طلبا کو دیے جانے کی ترتیب بنائی گئی ہے جس میں ادارے کے زمینداروں نے اور اسکول ہذا کے تمام اساتذہ اکرام نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ جوکہ بچوں کے لئے بالکل مفت تقسیم کیے جارہے ہیں۔

ڈاکٹر غضنفر اقبال کی ادبی فتوحات قابل فخر اور لائق تحسین

گلبرگہ: 13/ جولائی: (پریس ریلیز): ڈاکٹر غضنفر اقبال نہ صرف گلبرگہ بلکہ خطہ دکن کے ایسے قابل فخر سپوت ہیں، جنھوں نے کم عمری میں ساہتیہ اکادمی نئی دہلی کے دو باوقار اعزازات 2012 میں یوا پرسکار اور اب 2025 میں بال ساہتیہ پرسکار کو اپنے نام کیا ہے۔ ان کی یہ کامیابیاں قابلِ رشک اور لائق صد ستائش ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر حشمت فاتحہ خوانی نے ڈاکٹر غضنفر اقبال کی کتاب قومی ستارے کو مرکزی ساہتیہ اکادمی نئی دہلی کے باوقار قومی سطح کے بال ساہتیہ پرسکار کے لیے منتخب کیے جانے کے پرمسرت موقع پر تنظیم برائے فروغ اردو زبان وادب محبانِ اردو گلبرگہ کے زیر اہتمام بہ روز ہفتہ، 12/ جولائی 2025 کو منعقدہ اجلاس تہنیت میں بہ حیثیت صدرِ اجلاس کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر غضنفر اقبال، اپنے والد بزرگوار اردو کے ممتاز فکشن نویس پروفیسر حمید سہروردی کی ادبی وراثت کے امین ہیں اور انھوں نے اردو کے ادبی منظر نامے پر گلبرگہ کا نام روشن کیا

کے کویتا کی دفتر ڈی جی پی میں تحریری شکایت

نازیبا اور توہین آمیز زبان کے استعمال پر تین بار ملنا کیخلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

حیدرآباد نامہ نگار: صدر تلنگانہ جاگروتی ورکن قانون ساز کونسل بی آر ایس کلوا کنطلہ کویتا نے آج دفتر ڈی جی پی سے رجوع ہوئیں اور تلگو یوٹیوبر وسماجی کارکن تین مار ملّنا کے خلاف شکایت درج کروائیں۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کویتا نے کہا کہ تین مار ملّنا نے ان کے خلاف نہایت نامناسب اور توہین آمیز زبان استعمال کی ہے، جس کے خلاف وہ شکایت درج کروائی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا کہ ان کی تنظیم تلنگانہ جاگروتی کے کارکنوں پر حملہ کروایا گیا ہے۔ کویتا نے سوال کیا کہ ہمارے کارکنوں پر حملے کا حکم تین مار ملّنا نے دیا؟ یا پھر اس کے پیچھے ریاستی حکومت ہے؟ اس معاملے کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہئے۔ کویتا نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس واقعہ کی سنجیدگی سے جانچ کرے اور فوری کارروائی کرے۔ انہوں نے کہا کہ جب اتنی بڑی واردات پیش آتی ہے اور ڈی جی پی دفتر نہیں آتے تو ہمیں شک ہونے لگتا ہے کہ کہیں اس پورے واقعہ کے پس پردہ حکومت کا ہاتھ تو نہیں! انہوں نے یہ بھی واضح طور پر کہا کہ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ آخر تین مار ملّنا کے گن مین کو فائرنگ کی نوبت کیوں پیش آئی؟ کیا وہ گن مین ملّنا کے حکم کے بغیر گولی چلا سکتا ہے؟ کویتا نے پولیس سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر ان گن مینوں کو برخاست کرے جنہوں نے جاگروتی کارکنوں پر فائرنگ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک اور خطرناک رجحان ہے۔ تلنگانہ تحریک کے دور میں بھی کبھی کوئی پولس اہلکار یا گن مین مظاہرین پر گولی نہیں چلایا لیکن آج تین مار ملّنا کے گن مین کا کارکنوں پر فائرنگ کرنا جمہوریت اور امن کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کویتا نے ریاستی حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ اس معاملہ میں خاموش تماشائی نہ بنے

بلاک بسٹر فلمیں، تنہائی اور نیند کی گولیاں
عظیم فلمساز گرو دت کی زندگی کا وہ پہلو جس کے بارے میں کم لوگ جانتے ہیں!

بہ شکریہ بی بی سی اردو

انتباہ: اس مضمون میں ایسی تفصیلات موجود ہیں جو کچھ قارئین کے لیے تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں۔

معروف انڈین ہدایت کار اور اداکار گرو دت کی جب سنہ 1964 میں وفات ہوئی تو اس وقت ان کی عمر صرف 39 سال تھی، لیکن انھوں نے انڈین سینما پر ایسے نقوش چھوڑے ہیں جن کی بدولت انھیں آج بھی یاد کیا جاتا ہے۔

وہ 9 جولائی 1925 کو انڈیا کی جنوبی ریاست کرناٹک میں پیدا ہوئے۔ آئندہ ہفتے ان کی پیدائش کا صد سالہ جشن منایا جائے گا۔ لیکن کیمرے کے پیچھے موجود شخص کی

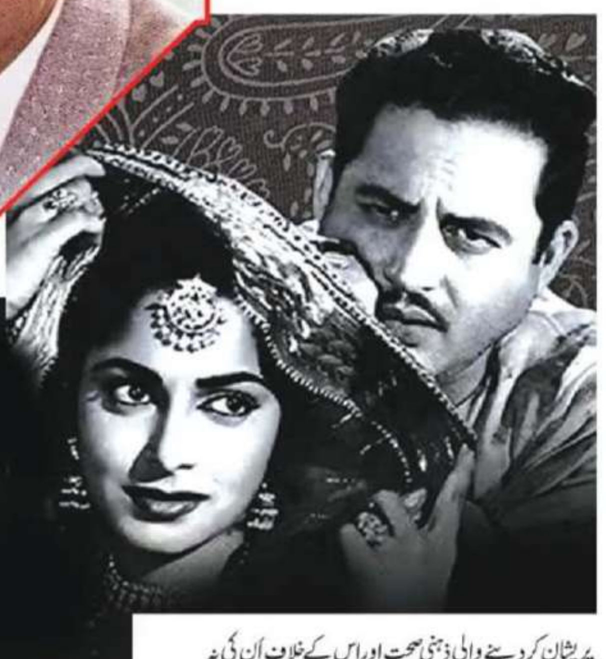

پریشان کر دینے والی ذہنی صحت اور اس کے خلاف ان کی نہ ختم ہونے والی جنگ کے بارے میں بہت سی باتیں غیر واضح ہیں۔

'پیاسا' اور 'کاغذ کے پھول' جیسی کلاسیکی ہندی فلموں کے پروڈیوسر گرو دت نے فلم سازی میں اپنا نام اپنے کام اور انوکھے انداز کی وجہ سے بنایا۔

ان کے پیچیدہ کردار اکثر ان کی ذاتی جدوجہد کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کی کہانیوں نے بلندیوں کو چھوا، ان کی بنائی فلمیں دیکھنے والوں کو زندگی کی تلخ حقیقت کا سامنا کرنے اور حقیقت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

1940 کی دہائی میں بمبئی فلم انڈسٹری میں قدم رکھنے کے بعد انھوں نے اپنا لقب پاڈوکون چھوڑ دیا۔ انھوں نے ہدایت کار کے طور پر نہیں بلکہ کوریوگرافر کے طور پر اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ٹیلی فون آپریٹر کے طور پر بھی کام کیا۔

اس دہائی میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد تیز ہو گئی تھی۔ ان حالات نے ایک فلمساز کے کام اور لگن کو متاثر کیا۔

اس دوران انھوں نے 'کشمکش' نامی کہانی لکھی، جو سماجی مایوسی پر مبنی تھی۔ اسے بعد میں سینیما میں ایک شاہکار 'پیاسا' کی صورت میں پیش کیا گیا۔

گرو دت کی دوستی دیو آنند سے ہوئی جو بہت جلد ایک انتہائی شاندار اداکار کے طور پر سامنے آئے۔ دیو آنند نے گرو دت کو 1951 میں اپنی پہلی فلم کی ہدایت کاری کرنے کا موقع دیا۔ جس کے بعد ان کی 'فلم بازی' نے ان دونوں کو سرخیوں کی زینت بنا دیا۔

انھیں مشہور گلوکارہ گیتا رائے سے محبت ہو گئی اور ان کے قریب رہنے والے بہت سے لوگوں کے مطابق ان کی زندگی کے یہ ابتدائی سال ان کے لیے سب سے زیادہ خوشگوار تھے۔

دت نے اپنی فلم کمپنی شروع کرنے کے بعد رومانوی مزاحیہ فلموں 'آر پار' اور 'مسٹر اینڈ مسز 55' کے ساتھ بیک ٹو بیک ہٹ فلمیں بنائیں۔ دونوں میں وہ مرکزی کردار ادا کر رہے تھے۔ لیکن اپنی فنکارانہ صلاحیتوں کو پرکھنے اور پھر ان کا استعمال کرتے ہوئے انھوں نے اپنی فیصلہ کن فلم 'پیاسا' بنائی۔

یہ فلم ایک مادہ پرست دنیا میں ایک فنکار کی جدوجہد کی عکاسی کرتی ہے اور دہائیوں بعد یہ ٹائم میگزین کی 20 ویں صدی کی 100 عظیم ترین فلموں کی فہرست میں واحد ہندی فلم بنی۔ دت کی مرحوم چھوٹی بہن للیتا لاجمی جنھوں نے یاسر عثمان کے ساتھ ان کی سوانح حیات لکھنے میں مدد کی تھی، نے کہا کہ پیاسا ان کے بھائی کا 'ڈریم پروجیکٹ' تھا اور 'وہ چاہتے تھے کہ یہ مکمل ہو'۔

ایک ہدایت کار کی حیثیت سے دت کو فلم بنانے کا شوق تھا، انھوں نے سکرپٹ اور مکالموں میں بہت سی تبدیلیاں کیں اور کیمرے کی تکنیک کے ساتھ تجربات کیے۔ وہ مناظر کو تلف کرنے اور دوبارہ شوٹ کرنے کے لیے جانے جاتے تھے اور 'پیاسا' کے دوران انھوں نے اس فلم میں دکھائے جانے والے مشہور کلائمیکس سیکوئنس کے 104 ٹیکس کیے۔

لاجمی نے کہا کہ 'جب چیزیں ٹھیک نہیں ہوتی تھیں تو وہ چیختے اور ان کا موڈ آف ہو جاتا'۔

'نیند ان سے دور رہنے لگی۔ شراب کا غلط استعمال اور اس پر انحصار شروع ہو چکا تھا۔ اپنی بدترین حالت میں، انھوں نے نیند کی گولیوں کے ساتھ تجربات کرنا شروع کیے، وہ انھیں اپنی وہسکی میں ملا دیا کرتے۔ گرو دت نے 'پیاسا' بنانے کے لیے اپنا سب کچھ اپنی نیند، اپنے خواب اور اپنی یادیں، سب کچھ داؤ پر لگا دیا'۔

سنہ 1956 میں جب ان کا ڈریم پروجیکٹ تکمیل کے قریب تھا تو 31 سالہ گرو دت نے خودکشی کی کوشش کی۔

لاجمی نے بتایا: 'جب ہمیں یہ خبر ملی کہ دت نے خودکشی کی کوشش کی ہے تو ہم پالی ہل (جہاں وہ رہتے تھے) پہنچے۔ میں جانتی تھی کہ وہ ذہنی مشکلات کا شکار تھے۔ وہ اکثر مجھے فون کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں بات کرنے کی ضرورت ہے لیکن جب میں وہاں پہنچی تو وہ اس بارے میں بات ہی نہیں کرتے تھے۔' لیکن ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد، فیملی کی طرف سے کوئی پیشہ ورانہ مدد نہیں مانگی گئی۔

ذہنی صحت اس وقت 'سماجی طور پر انتہائی معیوب' موضوع سمجھا جاتا تھا اور 'پیاسا' پر بھاری سرمایا لگا ہوا تھا کہ جس کی وجہ سے لاجمی نے کہا کہ فیملی نے اپنے بھائی کی اندرونی کیفیت کے ساتھ ہی آگے بڑھنے کی کوشش کی۔

1957 میں ریلیز ہونے والی فلم 'پیاسا' سپر ہٹ فلم ثابت ہوئی جس کی بدولت دت شہرت کی نئی بلندیوں تک پہنچ گئے۔ لیکن فلم ساز اکثر اپنی کامیابی کے باوجود خالی پن کے احساس کا اظہار کرتے تھے۔

پیاسا کے چیف سینیماٹوگرافر وی کے مورتی نے دت کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ کہتے تھے کہ 'میں ایک اچھا ہدایت کار بننا چاہتا تھا، ایک اداکار اور اچھی فلمیں بنانا چاہتا تھا، یہ وہ سب تھا کہ جو میں نے حاصل کیا۔ میرے پاس پیسہ ہے، میرے پاس سب کچھ ہے، پھر بھی میرے پاس کچھ نہیں ہے۔'

دت کی فلموں اور ان کی ذاتی زندگی کے درمیان ایک عجیب تضاد بھی تھا۔

ان کی فلموں میں اکثر مضبوط، آزاد خواتین کو دکھایا جاتا تھا لیکن سکرین سے باہر، جیسا کہ لاجمی یاد کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ وہ توقع کرتے تھے کہ ان کی اہلیہ زیادہ روایتی کرداروں کو اپنائیں اور چاہتے تھے کہ وہ صرف ان کی کمپنی کی تیار کردہ فلموں میں گائیں۔

اپنی کمپنی کو کامیابی سے چلانے کے لیے دت کا ایک سادہ سا اصول تھا: ہر فنکارانہ تجربے کے بعد ایک ایسی فلم بنائی جائے جو تجارتی طور پر کامیاب ہو۔

مگر 'پیاسا' کی کامیابی سے حوصلہ پا کر انھوں نے اپنا ہی اصول نظر انداز کر دیا اور براہ راست اپنی ذاتی اور مہنگی فلم 'کاغذ کے پھول' بنانے میں لگ گئے۔

یہ فلم ایک فلم ساز کی ناخوشگوار شادی اور اپنی تخلیقی تحریک (میوز) کے ساتھ الجھے رشتے کی کہانی بیان کرتی ہے۔ فلم ایک غیر معمولی انداز میں اس وقت ختم ہوتی ہے جب فلمساز شدید تنہائی اور ناکام رشتوں سے سمجھوتہ نہ کر پانے کے باعث موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

اگرچہ آج اسے ایک کلاسک فلم مانا جاتا ہے لیکن اس وقت یہ تجارتی طور پر ناکام رہی، اور کہا جاتا ہے کہ دت اس دھچکے سے کبھی سنبھل نہ سکے۔

چینل 4 کی ڈاکیومنٹری 'ان سرچ آف گرو دت' میں ان کی ساتھی اداکارہ وحیدہ رحمان نے گرو دت کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ 'وہ کہتے تھے کہ زندگی میں دو ہی تو چیزیں ہیں: کامیابی اور فیلئر، بیچ میں کچھ نہیں ہے۔'

'کاغذ کے پھول' کے بعد انھوں نے پھر کوئی فلم ڈائریکٹ نہیں کی۔

لیکن وقت کے ساتھ ان کی کمپنی نے دوبارہ سنبھل گئی اور انھوں نے 'چودھویں کا چاند' کے ساتھ بطور پروڈیوسر ایک زبردست واپسی کی، جو ان کے کیریئر کی سب سے بڑی تجارتی کامیابی ثابت ہوئی۔

اس کے بعد انھوں نے 'صاحب بی بی اور غلام' پر کام شروع کیا جس کی ہدایت کاری ان کے قابل اعتماد سکرین پلے رائٹر ابرار علوی نے کی۔ کمی کے مطابق اس وقت تک ان کی ذاتی زندگی شدید انتشار کا شکار ہو چکی تھی اور ان کے مزاج میں اتار چڑھاؤ نمایاں ہو چکے تھے۔

فلم ایک ایسی عورت کی تنہائی کو پیش کرتی ہے جو ایک بے وفا اور ظالم جاگیر دار کے ساتھ ایک شاندار مگر فرسودہ سماجی دنیا میں ایک بنا محبت والی شادی میں قید ہے۔

مصنف بمل مترا یاد کرتے ہیں کہ گرو دت نے انھیں اپنی نیند کی کمی اور نیند کی گولیوں پر انحصار کے بارے میں بتایا تھا۔ تب تک ان کی شادی ٹوٹ چکی تھی اور ذہنی حالت بھی بگڑ چکی تھی۔ مترا کو گرو دت کے ساتھ کئی ایسی گفتگو یاد ہیں جن میں وہ بار بار کہا کرتے تھے: 'مجھے لگتا ہے کہ میں پاگل ہو جاؤں گا'۔

ایک رات، دت نے ایک بار پھر خودکشی کی کوشش کی۔ وہ تین دن تک بے ہوش رہے۔

کمی بتاتی ہیں کہ اس واقعے کے بعد ڈاکٹر کے مشورے پر ان کے خاندان نے ایک ماہر نفسیات سے دت کے علاج کے لیے رابطہ کیا مگر وہ ان کے پاس دوبارہ نہ گئے۔

کمی نے افسوس کے ساتھ کہا 'ہم نے دوبارہ کبھی ماہر نفسیات کو نہیں بلایا'۔

برسوں تک وہ یہ سمجھتی رہیں کہ ان کا بھائی خاموشی سے مدد کے لیے پکار رہا تھا، شاید وہ ایک ایسے اندھیرے میں پھنس گئے تھے جہاں کوئی بھی ان کا درد نہ دیکھ سکتا، اتنے گہرے اندھیرے میں کہ وہ خود بھی اس سے نکلنے کا راستہ نہ پا سکے۔

چند دن بعد جب دت کو ہسپتال سے چھٹی ملی تو 'صاحب بی بی اور غلام' کی شوٹنگ دوبارہ ایسے شروع ہو گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

جب بمل مترا نے اس واقعے کے بارے میں ان سے پوچھا، تو دت نے کہا: 'آج کل میں اکثر سوچتا ہوں کہ وہ کیا بے چینی تھی، کیا بے قراری تھی کہ میں خودکشی پر آمادہ ہو گیا؟ جب میں اس بارے میں سوچتا ہوں تو خوف سے کانپ اٹھتا ہوں۔'

ہندوستانی فلموں کا سفر
محبت سے نفرت تک

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

ہندوستانی فلم انڈسٹری جسے عام طور پر "بالی وڈ" کہا جاتا ہے دنیا کی سب سے بڑی فلمی صنعتوں میں سے ایک ہے۔ فلمیں تفریح کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ ملک و قوم کے جذبات، تہذیب اور سماج کا آئینہ بھی رہیں۔ فلموں میں صرف کہانیاں نہیں ہوتی وہ لوگوں کے دلوں کی دھڑکن اور جذبات و احساسات کی ترجمان بھی ہوتی ہیں۔ ایک صدی سے زیادہ طویل فلمی سفر میں اگر کوئی نمایاں اور مستقل جذبہ رہا ہے تو وہ محبت کا جذبہ رہا ہے۔ وہ لیلیٰ مجنوں، ہیر رانجھا یا شیریں فرہاد کے قصے ہوں یا مغل اعظم اور انارکلی جیسی داستانیں۔ محبت ہی ہندوستانی فلموں کی روح رہی ہے۔ لیکن گزشتہ ایک دہائی میں ہندوستانی سینما کے منظر نامے میں ایک ایسی تبدیلی آئی ہے جو تشویشناک تو ہے ہی خوفناک بھی ہے۔ اب محبت کے بجائے نفرت، ہم آہنگی کے بجائے تقسیم اور تعصب کی عکاسی زیادہ ہونے لگی ہے۔ مذہبی داستانوں پر فلمیں بنتی رہی ہیں ہندی کی 1913 میں بننے والی پہلی فلم ہی راجہ ہریش چندر تھی ان فلموں نے عوام کو مذہبی تعلیمات، روایات اور اخلاقی قدروں سے روشناش کرایا۔ ان کے علاوہ بھگت پرہلاد، سنت تکارام، میرا بائی، جے سنتوشی ماں اور رام راجیہ، جیسی مذہبی داستانوں پر مبنی فلمیں آئیں۔ رام راجیہ رام چندر جی کی زندگی کے پس منظر میں بنی فلم تھی جسے مہاتماں گاندھی نے بھی دیکھی تھی۔ فلموں میں محبت کے اعلیٰ جذبے کو بیان کیا جاتا رہا ہے۔ سماج کو جوڑنے کا کام کیا جاتا رہا ہے۔ ان میں مذہب ذات پات، نسل اور علاقائیت کی تفریق کو مٹا کر انسانیت کا درس دیا جاتا رہا ہے۔

ایک زمانے تک محبت کا درس دیتے رہنے کے بعد اب صورت حال تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ محبت اور بھائی چارے کی جگہ نفرت اور تعصب نے لے لی ہے۔ قرون وسطیٰ کی تاریخ کو مسخ کر کے نفریت انگیز بیانیہ اختیار کرنا فیشن بن گیا ہے۔ ایک مخصوص ایجنڈے کے تحت تاریخی حقائق کو تبدیل کر کے یکطرفہ انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ان فلموں کے ذریعہ مسلمانوں کے خلاف منظم نفرت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ان فلموں کا اصل مقصد لوگوں میں خوف، اور ایک مخصوص طبقے کے خلاف بیزاری پیدا کرنا ہے۔ ان فلموں کو اظہار رائے کی آزادی یا سچ دکھانے کے نام پر لایا جا رہا ہے۔ اس طرح کی نفرت انگیز فلمیں بننا بغیر حکومت کی سرپرستی کے ممکن نہیں ہے۔ ان کی تشہیر میں حکمراں پارٹی کے لیڈر پیش پیش رہتے ہیں۔ اکثر ایسی فلمیں ٹیکس فری قرار دے دی جاتی ہیں انہیں سیاسی جلسوں اور تعلیمی اداروں میں دکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان سارے عوامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلمی صنعت اب آزاد تخلیقی ادارہ نہیں بلکہ سیاست کا آلہ کار بنتا جا رہا ہے۔ جمہوریت میں حکومت کا کام عوام کو جوڑنا، نفرت کم کرنا اور سب کی فلاح پر توجہ دینا ہوتا ہے۔ لیکن اگر حکومت ہی کسی طبقے

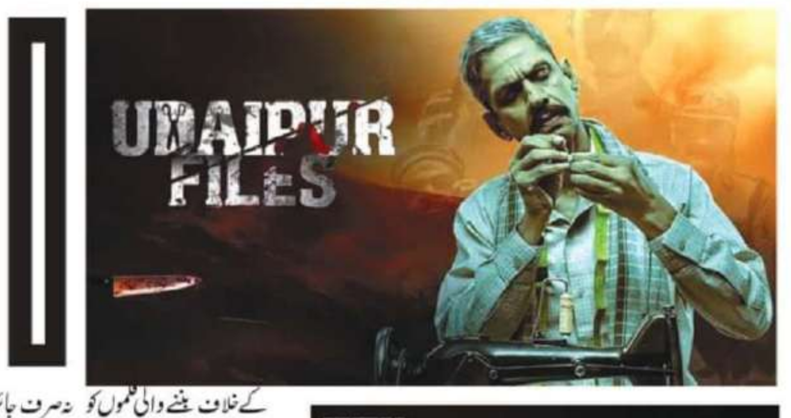

کے خلاف بننے والی فلموں کو نہ صرف جائز بلکہ قابل فخر قرار دے تو سوالات اٹھنا فطری ہے۔ اور اس طرح کے سوال ہر ذی فہم شخص کے دل میں اٹھتے ہیں کہ یہ اظہار رائے کی آزادی ہے یا ایک مخصوص نظریے کی تشہیر، یہ حب الوطنی ہے یا قوم کو تقسیم کرنے کی کوشش ہے۔ فلمیں صرف وقت گزاری یا تفریح کا ذریعہ نہیں۔ یہ عوام کی ذہن سازی کرتی ہیں، قدریں سکھاتی ہیں اور ایک بہتر سماج کی تشکیل میں مددگار ہو سکتی ہیں اگر تخلیق کاروں کو ذمہ داری کا احساس ہو اور وہ تجارتی اور سیاسی مفاد کو مقدم رکھنے کے بجائے محبت بھائی چارے اور رواداری کو ترجیح دیں۔ محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو لوگوں کو آپس میں جوڑتا ہے۔ ہندوستانی فلموں نے برسوں اس جذبے کو پروان چڑھایا ہے۔ لیکن آج فلمیں نفرت اور تعصب کا میدان بنتی جا رہی ہیں اس سے نہ صرف فلموں کا معیار پست ہوا ہے بلکہ انسانیت کا نقصان بھی ہو رہا ہے۔

پچھلی ایک دہائی کے دوران ہندوستانی فلم انڈسٹری میں ایسی کئی فلمیں سامنے آئی ہیں جو یا تو تاریخ کو مسخ کر کے یا حالیہ واقعات کو اشتعال انگیز انداز میں پیش کر کے ہندو مسلم نفرت کو ہوا دیتی رہی ہیں۔ 2022 میں ایک فلم کشمیری پنڈتوں کی وادی سے ہجرت کو لیکر "دی کشمیر فائلس" کے نام سے آئی اس میں مسلمانوں کو اجتمائی طور پر قاتل، غدار اور دہشتگرد دکھایا گیا تھا۔ فلم میں تاریخ کو بری طرح سے مسخ کیا گیا اور یکطرفہ بیانیہ بنایا گیا تھا۔ 2023 میں "کیرالا اسٹوری" کے نام سے آئی فلم میں خواتین کا اسلام قبول کر کے آئی ایس آئی ایس میں شامل ہونے سے لیکر مسلم نوجوانوں کو لو جہادی بتانے کی دانستہ کوشش کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ پدماوت اور پانی پت جیسی کئی فلمیں بنا کر قرون وسطیٰ کے مسلم حکمرانوں کی کردارکشی کی کوشش کی جاتی رہی ہے اور اس بہانے ملک کے مسلمانوں کو مطعون کیا جاتا رہا ہے۔

نفرتی فلموں کے سلسلے میں تازہ مثال آنے والی تیسری بڑی فلم "ادئے پور فائل" ہے۔ یہ فلم بظاہر قتل کے ایک سنگین واقعہ کو لے کر بنائی گئی ہے لیکن دراصل اس کا مقصد تخلیقی یا تفریحی نہ ہو کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا، سماج میں تقسیم اور نفرت کو فروغ دینا ہے۔ مسلمانوں کو ظالم اور دہشت گرد کے منفی کردار میں دکھا کر اسلاموفوبیا کو بڑھوا دیا گیا ہے۔ اس میں نہ صرف رسول کی توہین کا پہلو نکلتا ہے بلکہ بھاتیہ جنتا پارٹی کی سابق ترجمان نوپور شرما کے توہین آمیز جملے مکالمے کے طور پر شامل کیے گئے ہیں جن کی وجہ سے 2022 میں نہ صرف ملک میں بلکہ عالمی پیمانے پر شدید ردعمل سامنے آیا تھا اور ملک کو شرمندگی اٹھانی پڑی تھی۔ اس طرح سے یہ فلم مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور ملک کے امن و امان کو خطرے میں ڈالنے کی دانستہ کوشش معلوم ہوتی ہے۔ ایک مخصوص نظریہ کے لوگ فنکارانہ آزادی کے بہانے فلموں کے پردے میں نفرت پھیلانے کا مقصد پورا کر رہے ہیں۔ فلم کی ریلیز روکنے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے عدالت عالیہ میں درخواست دی گئی۔ سنسر بورڈ کے وکیل کی طرف سے دلیل دی گئی کہ چونکہ فلم کے متنازعہ حصے خارج دئے گئے ہیں اس لئے ریلیز میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس پر مسلمانو کے وکیل کی طرف سے عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے فلم کی اسکریننگ فریقین کے وکلاء کے سامنے کرنے کا حکم دیتے ہوئے ریلیز پر عبوری روک لگا دی۔ فلمسازوں کی طرف سے اس حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا۔ سپریم کورت نے فلم ریلیز کرنے کی اجازت دے دی جس کے نتیجے میں یہ فلم آج کل میں ریلیز ہونے جا رہی ہے۔ اس فیصلے پر مسلمانوں میں غم و غصہ اور گہری مایوسی ہے۔ اس طرح کی فلمیں محض فلمیں نہیں بلکہ اس نظریاتی مہم کا حصہ ہیں جس کا مقصد ہندوستانی سماج کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرنا اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا کرنا ہے۔ فلم کی دنیا کبھی اخلاقی، سماجی اور روحانی اقدار کی نمائندگی کرتی تھی فلم کا پردہ محبت کے جذبات اور احساسات کا آئینہ ہوا کرتا تھا فلمیں ایک صدی تک محبت، بھائی چارے اور ہم آہنگی کی داستانیں سناتی رہیں مشترکہ تہذیب کی نمائندگی کرتی رہیں مگر آج یہ سیاسی ایجنڈے کا ہتھیار بنتی جا رہی ہیں۔ ہندوستانی فلم انڈسری میں گزشتہ برسوں میں جو تبدیلی آئی ہے وہ واضح کرتی ہے کہ ہندوستانی فلموں کا محبت سے نفرت کی طرف سفر جاری ہے۔ ضرورت ہے کہ ملک کے انصاف پسند لوگ خواہ کسی مذہب کے ہوں اس نفرت انگیزی کے خلاف متحد ہوں تاکہ ملک میں امن اور باہمی احترام قائم رہ سکے۔

☆☆☆☆

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

غزل

بے قراری ہے بہت خود سے وہ بیزار بھی ہے
اُس کے انداز میں اقرار بھی انکار بھی ہے
دوں صدائیں اُسے اور پاس بلاؤں اُس کو
اس میں کچھ ایسی انا ہے کہ وہ لاچار بھی ہے
دل کا اک حادثہ بے چین کئے رکھتا ہے
شہر کس بات پہ رنجیدہ خطاوار بھی ہے
جس کی خاطر میں رہی دور زمانے بھر سے
وہ مرا دشمن جانی ہے مرا پیار بھی ہے
میرا بچنا ابھی ایسے میں تو ناممکن ہے
ظلم کرنے کے لئے مجھ پہ وہ تیار بھی ہے
ایک دن لَوٹ کے آئے گا مری گلیوں میں
سخت ہے آدمی اندر سے طرحدار بھی ہے
پھول جیسا ہے وہ رونقؔ اُسے میں جانتی ہوں
اپنے لہجے سے کبھی تیر ہے تلوار بھی ہے

رونقؔ افروز، کولکاتا

غزل

کیا بتاؤں میں بارش کا معنیٰ تمہیں
کیا ہے بارش اُس کی جان تمہیں؟
وہ ہے بارش جسے کہتے برسات ہیں
جس کی آواز رم جھم سی گواہ ہیں
ہوتا ہے دل مسرت سے بھرپور یوں
جب اُترتا سامان سے وہ برسات ہیں
کھیلو کودو جو بارش میں تو ہے نصیحت
جو بھی کھیلے ہیں بارش میں بیمار ہیں
چائے پینے کا کچھ اور انداز ہے
کیوں کہ اب جو ہے وہ موسم برسات ہیں
کیا خبر کتنے طوفان آئے گے
گھر میں ہر وقت خبروں کی بوچھاڑ ہیں
ہو جو آخر مہینہ وہ برسات کا
پھر تو بستہ اسکول کا بناتے رہیں
کیا لکھاوت ہے فرقان تیری کہ تو
مُدعا اپنا بارش بناتے رہیں

راشد حسین راہی

غزل

سونا سونا ہوگیا سماں تیرے بن
نہیں ہے میرے جاں میں جاں تیرے بن
سونا ہوگیا ہے میرا، تیرے بن
زندگی ہوگئی میری بدحال تیرے بن
بن گیا آسماں میں، میں تنہا چاند سا
میں ہوں موتی بکھرا ہوا، تیرے بن
بھول سکتا نہیں گزرے ہوئے لمحے، میں
کرتا ہوں یاد، جب رہتا ہوں تیرے بن
جب نظر کھلتی ہے میری صبح شام
کوئی نظر آتا نہیں مجھکو صرف تیرے بن
سر چھپاتا گھوم رہا ہوں گلیوں میں، میں
شرم آتی ہے سر دکھانے میں تیرے بن
صوفی لکھتا ہے غزلیں، تیری یاد میں
وہ ہوائیں آتی نہیں اب تیرے بن

صوفی سید جمال، چکوڈی

غزل

اوقات اپنی آدھی ادھیلی میں تھی نہیں
بے نام سی لکیر ہتھیلی میں تھی نہیں
محبوب کے مزاج کا اندازہ کر سکے
اتنی تمیز اس کی سہیلی میں تھی نہیں
جتنی امیر خسرو کی ہر دل عزیز ہے
وہ بات مسخروں کی پہیلی میں تھی نہیں
چشمہ قلم کتاب صراحی کے ما سوا
ایسی کوئی بھی چیز حویلی میں تھی نہیں
جاناں! تمہارے جسم کی خوشبو ہے جس قدر
جوہی گلاب چمپا چنبیلی میں تھی نہیں
راقم وہ جب سے ساتھ ہیں پردرد زیست ہے
پرسوز میری جان اکیلی میں تھی نہیں

عمران راقم

غزل

ہر ذی حیات سفر ممات میں چل رہی
نفس انسانی خواہشات میں جل رہی
ہر شخص اپنی جماعت بنانے لگا
عمر فانی تفرقات میں ڈھل رہی
مذہبی کردار بن رہے تانے بانے
مسجدیں محلات میں ڈھل رہی
مقابلہ کررہی عورت اب مرد سے
دلہن اب خرافات میں ڈھل رہی
عشق و محبت مفروضہ کمال ہے شاہد
فریبی کاوشیں محرکات میں پل رہی

ایڈوکیٹ شاہد عرفان، ممبئی

ماں کی گود خالی، نظامِ انصاف کا دامن بھی!

یہ صرف ایک ماں کے لعل کی گمشدگی کا سوال نہیں، بلکہ پوری ریاستی مشینری، تحقیقاتی اداروں، اور عدالتی نظام کی کارکردگی کا نوحہ ہے۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی (جے این یو) جیسے مایہ ناز ادارے میں ایم ایس سی بایوٹیکنالوجی کا طالب علم، نجیب احمد، 15 اکتوبر 2016 کو پراسرار حالات میں لاپتہ ہوا، اور نو برس بعد بھی نہ اس کا کوئی سراغ ملا، نہ ماں کے آنچل کو قرار، اور نہ انصاف کے دامن کو چین۔

یہ محض ایک فرد کی گمشدگی نہیں، بلکہ ہماری جمہوریت، عدلیہ، اور تفتیشی اداروں کے اجتماعی ضمیر کا امتحان ہے۔ دہلی پولیس سے لے کر ملک کی سب سے بڑی تفتیشی ایجنسی سی بی آئی تک، ہر ادارہ ہاتھ ملتا رہ گیا۔ تازہ ترین پیش رفت میں ۳۰ جون کو دہلی کی راؤز ایونیو عدالت نے سی بی آئی کی کلوزر رپورٹ کو قبول کرتے ہوئے کیس بند کرنے کی اجازت دے دی۔ رپورٹ کے مطابق "تمام ممکنہ پہلوؤں سے تفتیش کی گئی، مگر کوئی ثبوت دستیاب نہیں ہوسکا"۔

یہ اعترافِ ناکامی صرف ایک فرد کی تلاش میں نہیں، بلکہ ریاست کے عزم و انصاف کے دعوے میں بھی ہے۔ سوال یہ ہے: اگر سی بی آئی جیسا مقتدر ادارہ بھی ایک نوجوان کی گمشدگی کی تہہ تک نہ پہنچ سکے، تو عام آدمی اپنی فریاد لے کر کس دہلیز پر جائے؟

کیا نجیب کی واحد خطا یہ تھی کہ اس کی شناخت، اس کے نظریات اور سیاسی رجحانات اکثریتی بیانیے سے مختلف تھے؟ اگر ہاں، تو یہ سانحہ صرف ایک طالب علم کی گمشدگی کا نہیں، بلکہ جمہوریت کی روح پر حملہ ہے ایک ایسی خاموش چیخ، جسے پورا نظامِ عدل سننے سے قاصر رہا۔

عدالت نے اگرچہ یہ امکان چھوڑا ہے کہ نئے شواہد ملنے پر کیس دوبارہ کھولا جاسکتا ہے، مگر سوال یہ ہے کہ نو برس بعد وہ شواہد آئیں گے کہاں سے؟ وقت نے ہر نشان مٹا دیا، اور امیدوں کے چراغ بھی بجھنے کو ہیں۔ البتہ ایک ماں ہے، صبر و اذیت کی تصویر بنی، جو ہر دروازے پر دستک دے چکی ہے، ہر ایوان میں فریاد کر چکی ہے، مگر ہر بار اسے خامشی اور بے حسی کے سوا کچھ نہ ملا۔

نجیب کی گمشدگی دراصل ہمارے سماجی و عدالتی ضمیر کے لیے ایک آئینہ ہے، جس میں ہم اپنی خاموشی، مصلحت اور بے حسی کا عکس دیکھ سکتے ہیں۔ اور یہ تصویر کسی ایک گھر کی نہیں، بلکہ پوری قوم کے اجتماعی المیے کی ہے۔ اگر ہم نے اس لمحۂ شکست کو سنجیدگی سے نہ لیا، تو کل کسی اور ماں کی جھولی بھی یوں ہی خالی ہوگی، اور انصاف کا دامن اسی طرح تار تار دکھائی دے گا۔

یہ وقت ہے کہ ہم انصاف کی اُن تعریفات پر از سرِ نو غور کریں، جو طاقتوروں کے لیے ڈھال اور کمزوروں کے لیے پھندہ بن چکی ہیں۔ اگر واقعی ہم ایک زندہ جمہوریت میں سانس لے رہے ہیں، تو ہمیں نجیب کے سوال کا جواب دینا ہوگا

"میں کہاں ہوں؟"
کیونکہ اگر یہ سوال یونہی بے جواب رہا،
تو ہماری جمہوریت بھی ایک لاپتہ خواب بن کر رہ جائے گی
اور تب ماں کی گودیں اور انصاف کے دامن،
دونوں ہمیشہ کے لیے خالی ہوجائیں گے۔

ڈاکٹر سید تابش امام کاکو، جہان آباد

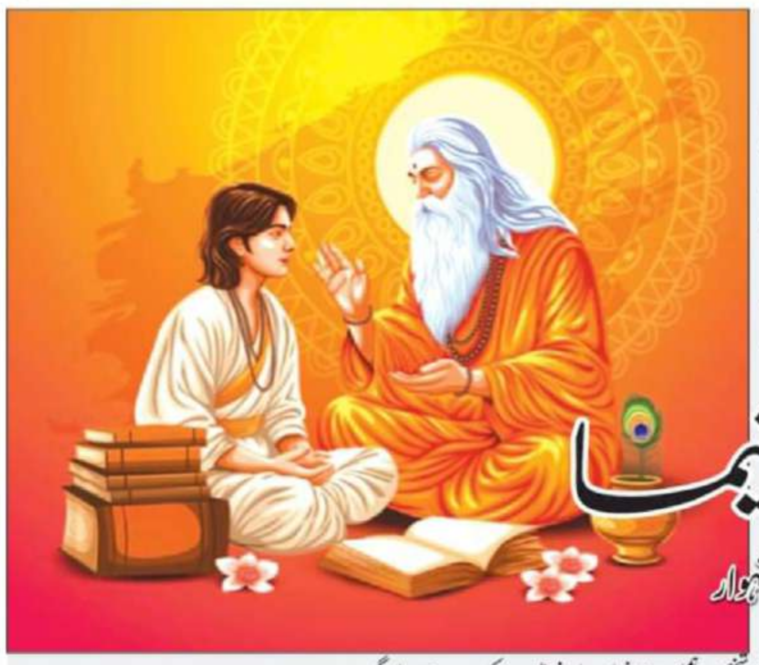

گرو پورنیما

علم، روشنی اور روحانی بیداری کا تہوار

مومن فیاض احمد

ہندوستانی تہذیب میں "گرو" کا درجہ سب سے اعلیٰ مانا جاتا ہے۔ "گرو" صرف ایک استاد نہیں، بلکہ وہ ہستی ہے جو انسان کی لاعلمی کو علم میں، اندھیرے کو روشنی میں، اور کمزوری کو طاقت میں بدلتی ہے۔ ہندو تقویم کے مطابق "اشاڑھ ماہ کی پورنیما" کو "گرو پورنیما" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن علم، عقیدت، شکر گزاری اور روحانی وابستگی کا حسین امتزاج ہے۔

تاریخی پس منظر: گرو پورنیما کی روایت کا آغاز مہارشی وید ویاس سے منسوب ہے، جنہوں نے ویدوں کو مرتب کیا، مہابھارت جیسے عظیم گرنتھ کو تحریر کیا، اور "بھگوت گیتا" جیسے ابدی فلسفے کا نچوڑ دنیا کو دیا۔ ان کے شاگردوں نے ان کی تعلیمات کے اعتراف میں یہ دن "گرو کے لیے وقف" کیا، جو بعد میں "گرو پورنیما" کہلایا۔ اس دن بدھ مذہب کے ماننے والے بھی اپنے روحانی گرو، بھگوان گوتم بدھ کو یاد کرتے ہیں، جنہوں نے اسی دن اپنا پہلا خطبہ (دھرم چکر پرورتن) دیا تھا۔ جین دھرم میں بھی یہ دن گروؤں کے تئیں عقیدت کے اظہار کے لیے منایا جاتا ہے۔

گرو کی عظمت: ایک سچا گرو وہ ہے جو نہ صرف طالب علم کو کتابی علم دے بلکہ زندگی کا شعور، مقصد، اخلاق، اور کردار بھی سکھائے۔ گرو کے بغیر علم ادھورا، ترقی بے سمت، اور زندگی بے رنگ ہے۔ سنت کبیر نے سچ فرمایا:

گرو گووند دونوں کھڑے، کاکے لاگوں پائے؟
بلہاری گرو آپنے، جن گووند دیو ملائے!"

(گرو اور بھگوان دونوں سامنے کھڑے ہوں، تو میں کس کے قدم چھوؤں؟ میں اپنے گرو کو سروں پر رکھوں، جنہوں نے مجھے بھگوان سے ملایا۔)

عہدِ حاضر میں گرو کا کردار: آج کے تکنیکی دور میں جہاں معلومات انگلیوں کی ایک جنبش پر دستیاب ہیں، وہاں ایک سچے گرو کی رہنمائی پہلے سے زیادہ اہم ہوگئی ہے۔ استاد وہ چراغ ہے جو جل کر دوسروں کو روشنی دیتا ہے، وہ آئینہ ہے جو ہماری کمزوریوں کو دکھاتا ہے اور سدھارتا ہے۔

ایک اسکول ٹیچر سے لے کر یونیورسٹی پروفیسر، اور ایک روحانی پیشوا سے لے کر زندگی کے تجربہ کار رہنما تک، ہر وہ شخص جو ہمیں بہتر انسان بنانے میں مدد کرے، وہی ہمارا گرو ہے۔

گرو پورنیما منانے کا پیغام: گرو پورنیما نہ صرف تہوار ہے بلکہ ایک سنہرا موقع ہے کہ ہم اپنے ان تمام اساتذہ، سرپرستوں اور رہنماؤں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کریں جنہوں نے ہماری زندگی کو بہتر بنانے میں کردار ادا کیا۔

اس دن طلبہ اپنے اساتذہ کو پھول پیش کرتے ہیں، شلوک اور دعائیں پڑھتے ہیں، اور گرو کے تئیں اپنی عقیدت و شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ کئی ادارے "گرو وندن" یا "وشیش سمان" تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں۔

گرو پورنیما کا دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ترقی کا کوئی راستہ گرو کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ دن ہمیں جھک کر، ادب کے ساتھ، عاجزی سے اپنے علم برداروں کا شکریہ ادا کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ آئیے، آج ہم سب اپنے اپنے گروؤں کو سلام پیش کریں۔

گرو پورنیما کی دلی مبارکباد!

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان، ممبئی

حضرت آدم سے شروع دین اسلام وحدانیت کا جھنڈا لیے کرہ ارض پر اللہ کا پیغام کو لیے جاری و ساری ہے۔ رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ نے اللہ کے پیغام کو مکمل دین اسلام کی صورت میں دنیا پوری کو عطاء کردیا، اب اسکے بعد کوئی اور رسول دنیا میں نہیں آئے گا، اطاعت رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ ہی اللہ کی اطاعت ہیں، احکام الٰہی شریعت کی شکل میں انسانی فلاح و بہبود کے لئے رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ نے رائج کردی، رفتہ رفتہ دین اسلام برق رفتاری سے دنیا پوری میں غلبہ حاصل کرتا چلا گیا، سلطنت عثمانیہ، سلطنت روم، برصغیر میں سلطنت مغلیہ دنیا پوری پر دین اسلام کے احکام لئے کامیابی سے ۱۲ صدیاں گزار چکی تھیں، لوگ جوق در جوق دین اسلام کو خوشی سے قبول کرتے ہوئے اللہ کی وحدانیت کے قائل ہوتے چلے گئے، شاہین کی طرح بلند پرواز کرتے ہوئے دین اسلام آسمانوں سے کرہ ارض کو اپنی بازوں میں محیط کر چکا تھا، آسمانوں میں اکثر شاہین کا تعاقب زاغوں کے جھنڈ کرتے نظر آتے ہیں۔ شاہین کو عقب سے نوچنا زاغوں کا فعل رہا ہے، زاغ کسی صورت عقاب کا مقابلہ نہیں کر سکتے تاہم ہجوم کی شکل میں عقاب کو ضرب پہنچانے کی استطاعت ضرور رکھتے ہیں، مصطفیٰ کمال نے سلطنت عثمانیہ میں آخری کیل ٹھونک کر اسے زوال پذیر کردیا، سلطنت مغلیہ بھی انگریزوں نے بہادر شاہ کو فارغ کر کے اختتام پذیر کردی، جزیرہ العرب کے حصے بکرے کر دیئے گئے، چھوٹے چھوٹے اسلامی ممالک امریکہ کی پناہ میں چلے گئے، 57 اسلامی ممالک جن کی اکثریت بادشاہت کی طرف نکلی آج اپنے اپنے خیموں میں مقیم ہو چکے، حال یہ ہیں چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بڑے بڑے بارشاہ جنہیں دین اسلام سے کوئی رغبت نہیں، احکام الٰہی کو پس پشت ڈال کر دجالی راہ پر گامزن ہیں، عقابوں کے نشیمن پر کوؤں نے قبضہ کرلیا ہے، اسرائیل کی نسل کشی غزہ میں جاری ہے ایک لاکھ سے زائد معصوم عوام جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے ہلاک کر دیے گئے دو ارب سے زیادہ مسلمان اسرائیل کی غزہ میں نسل کشی کو اپنی بے حس آنکھوں سے دیکھ کر خاموش ہے، چھوٹی اسلامی ریاست کے بڑے بارشاہ نئی نویلی دلہن کی طرح اپنے آپ کو سنوار کر دجال کے ساتھ سہاگ رات منانے کے لیے بے تاب ہیں، اولیاء طاغوت کے تمام انداز مذہبی اور فقیرانہ ہیں، بہرکیف اسلام مسلمانوں کی میراث نہیں اور نہ مسلمان علماء مذہب کی ذاتی خواہشات ہی کا کارندہ، اسلام ہر فرد و بشر کا ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسرائیل کی غزہ میں نسل کشی کو دنیا کے مغربی ممالک میں اسرائیل کی کافی مذمت کرتے ہوئے احتجاج کا تسلسل جاری رکھا ہوا ہے، اسلامی مملکت کے خود ساختہ گروہ نے انکسار کے تمام طریقہ باطل کردے، ان کی آخری چیز جو سینہ سے نکلتی ہے حب جاہ ہے، اسلامی مملکت کے بادشاہ جو زاغوں کی مانند ہے۔ جزیرہ العرب جو عقابوں کے نشیمن ہیں۔ ان پر قبضہ کر چکے ہیں، اس بات سے بے خبر کہ رجال الغیب ہر وقت زمین پر موجود ہے، "رجال الغیب" بڑا اسپیشل ہیں، رجال الغیب کے بارے میں رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ ہر زمانے میں، کائنات میں، زندگی میں، ایسی مخلوقات موجود ہے اللہ کی اور ایسے بندگان خدا موجود ہے جو اللہ کے کام سرانجام دیتے ہیں، مصیبت میں انسانوں کے لئے کام کرتے ہیں، بچھڑے ہوؤں کو ملاتے ہیں، جو گمراہوں کو راہ دکھاتے ہیں، جو بھٹکے ہوئے مسافروں کو راستے پر لاتے ہیں، ان کو رجال الغیب کہتے ہیں، غزہ پر اسرائیل کی بربریت نے مغربی عوام کے دلوں میں تلاطم برپا کردیا، جارحیت کو جاری رکھتے ہوئے اسرائیل نے ایران پر حملہ کردیا، بعد ازاں ایران کسی رجال الغیب کی طرح ابھر کے سامنے آیا نیز اسرائیل کو راہِ راست پر لا کھڑا کردیا، افراط و تفریط کے درمیان ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا اصلی نہیں ہے، ایک مصنوعی سی دنیا ہے۔ اگر تفصیل سے غور کریں، تو یہ محدود ذرائع کی دنیا ہے، محدود زمانے کی دنیا ہے، کسی وقت بھی تباہ و برباد ہوسکتی ہے، انسان کے پاس کوئی اور امید اس صورت باقی نہیں رہتی اگر زندگی اور موت کے بعد کوئی امید کسی سے قائم ہے تو اللہ سے ہے محدود ذرائع کی دنیا کو انسان ہی تباہ کرنے کے لئے نکل پڑا ہے، جنگوں کا سلسلہ تواتر سے قائم ہے، لاکھوں معصوم انسان ہلاک ہورہے، جنگوں کا برپا کرنا بظاہر تو دیگر صورت لیے نظر آتا ہے تاہم اسکا واحد مقصد دین اسلام کو روکنا ہے، دین اسلام کو نافذ ہونے سے روکنا ہے، دجالی فتنے و چالاکیاں ہر صورت ناکام ہو کر رہے گی، دین اسلام دنیا پوری میں رائج دجالی فتنے و نظام کے تعاقب میں ہیں حق کا غلبہ ہونا ہے، ہو کر رہے گا، پہلے انسان کے شرک کو شعار بنایا تھا۔ وہ ہر شے میں خدا ڈھونڈتا تھا اور ہر شے کو خدا بنا لیتا تھا آج کے انسان شرک بظاہر کو ترک کردیا ہے، اب وہ خود اللہ کا شریک بننا چاہتا ہے، حریت فکر اور آزادی جمہور کو انسانی اخلاقی بندوشوں سے گریز ہے، اللہ کا تصور پیر تسمہ پاکی طرح اپنے کندھوں کا بوجھ لگتا ہے، غلطی اور غلط فہمی یک جان ہو چکے ہے، اللہ کو انسان عہد قدیم کی داستان سے زیادہ وقعت دینے کو تیار نہیں ہے، بے شمار ناقص تصورات کی طرح وہ تصور خدا کو بھی اپنی ترقی و تمدن کی راہ میں رکاوٹ خیال کرتا ہے۔ ادھورے علم سے مقصد کہاں حاصل ہوتا ہے اسلام نے کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ وہ پہلا مذہب تھا یا ہے۔ بلکہ اس نے تمام مذاہب کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں خدائے واحد کی تلاش کے مراحل قرار دیا۔ پہلے مذاہب کی دستاویزات دوبارہ مرتب کیے۔ ان میں رطب دیا بس خارج کیا، پیغام کو صحت فرمائی غلط اعداد و شمار درست کیے، اور واضح طور پر بتایا کہ اب جملہ الہامی کتابوں کی درست ترین روایت قرآن ہے، اب اگر کسی کو خدا اور مذہب ڈھونڈنا ہے تو اسے ہدایت اور سبیل صرف قرآن ہی بخشتا ہے، رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی نے دنیا پر ایسے اثرات مرتب نہیں کیے جسے بڑے انسانی معاشرے کا مذہب قرار دیا جائے کوئی ایسی کتاب نہیں آئی جسے الہامی قرار دیا جائے۔ یہ باب اختتام کو پہنچا۔

ڈاکٹر رونق جمال کے افسانچے

جواں ہے محبت

حویلی کو رنگ و روغن کر برقی قمقموں اور خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ وجہ خان صاحب کی شادی کی پچپنویں سالگرہ تھی۔ تمام عزیز و اقارب کا مجمع تقریب میں موجود تھا۔ خان صاحب کی تین پیڑیاں انکی محبت کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ دادا دادی اور نانا نانی کو بچوں نے دلہا دلہن کی طرح تیار کیا تھا۔ خان صاحب نے نکاح والی شیروانی اور بیگم خان نے شرارے کا نکاح کے وقت پہنا گیا سوٹ زیب تن کیا تھا۔ دونوں آج بھی ایک دوسرے پر وارے جا رہے تھے۔ دونوں بوڑھے دلہا دلہن محبت کے معاملے میں نوجوان کو مات دے رہے تھے۔ نوجوان جوڑے ان کی محبت دیکھ کر اپنے آپ سے سوال کر رہے تھے کے کیا ہم میں ایسی محبت ہے۔؟ کیا ہم اس عمر میں بھی ایسی محبت قائم رکھ پائے گے۔ اگر ہمیں اتنی لمبی عمر نصیب ہوئی تو۔؟ ہائے رے بوڑھوں کی جواں محبت۔!!

چراغ تلے اندھیرا

وہ فلسطینیوں کا کٹر حمایتی تھا۔ وہ فلسطین پر اسرائیل کی بربریت کی بھی کھلے عام مخالفت کرتا تھا۔ اکثر جلسے جلوس اور ریلیاں کیا کرتا تھا اور مسلمانوں سے اسرائیلی پروڈکٹ استعمال نہ کرنے کی اپیل کرتا تھا۔ آج بھی اس نے بہت بڑی ریلی نکال کر مسلمانوں کو اسرائیلی پروڈکٹوں کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی تھی۔ ریلی ختم ہوئی تو اسے ٹی وی نامہ نگاروں نے گھیر لیا۔

"جناب آپ اسرائیل اور اسرائیل کے سامانوں کی مخالفت میں زمین و آسمان ایک کرتے ہو لیکن آپ کے ہاتھ میں اسرائیلی کولڈ رنک کی بوتل دیکھ کر حیرت ہورہی ہے۔"

"یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ میں دل سے اسرائیل سے نفرت کرتا ہوں اسلئے اسرائیلی سامانوں کی بھی مخالفت کرتا ہوں۔ اور ہاں ایک میرے اسرائیلی سامان استعمال کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

"فرق پڑتا ہے جناب آپکی کتھنی اور کرنی سے۔ آپ کی نیت میں کھوٹ ہے۔"

منقبت

سجی تھی خونِ شہیداں سے رات مقتل میں
خدا نے اُن کو عطا کی حیات مقتل میں
ہزاروں ظلم و ستم سہہ کے ڈگمگائے نہیں
حسینی عزم کے پائے ثبات مقتل میں
چراغِ خونِ شہیداں سے ہوگئی روشن
جو آئی تیغ بکف کالی رات مقتل میں
شہید ہو کے شہیدوں نے زندگی پائی
جو عمرِ فانی سے پائی نجات مقتل میں
تھی سر پہ سایہ فگن خوشنما فضائے بہشت
ملی جو اُن کو نئی کائنات مقتل میں
ہوائے خلدِ بریں کرنے آئی استقبال
کہ رحمتوں کی جو اُتری برات مقتل میں
شہید کر کے نبیؐ کے نواسے کو صابرؔ
یزیدی فوج نے کھائی ہے مات مقتل میں

حلیم صابر

بہار میں ووٹر نظر ثانی سنگین سوالات کے دائرے میں: تیجسوی

پٹنہ، 13 جولائی (یواین آئی) بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور راشٹریہ جنتادل (آرجے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے آج ریاست میں الیکشن کمیشن کی طرف سے کرائے جانے والے خصوصی گہرے نظر ثانی پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ اپ لوڈ کیے گئے ووٹر فارموں کی صداقت شک کے دائرے میں ہے۔ یہاں مہا گٹھ بندھن کی طرف سے منعقد ایک پریس کانفرنس میں مسٹر یادو نے الزام لگایا کہ بہار میں اپ لوڈ کیے گئے ووٹر فارم کی صداقت شک کے دائرے میں ہے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کمیشن کے مطابق 12 جولائی تک 11.80 فیصد سے زائد ووٹروں کے گنتی کے فارم بھرے جا چکے ہیں، لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ کتنے فیصد فارم تصدیق شدہ، رضا کارانہ اور درست ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ موصولہ اطلاعات کے مطابق فارم بھرنے والے ملازمین بغیر کسی دستاویز کے خود انگوٹھے کا نشان لگا کر یا دستخط کر کے فارم جمع کرا رہے ہیں۔ ووٹر فارم اپ لوڈ کیے جا رہے ہیں لیکن ان کی صداقت مشکوک ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ الیکشن کمیشن سپریم کورٹ کی جانب سے آدھار کارڈ اور راشن کارڈ کی ویلیڈیٹی پر دیے گئے بیان پر کوئی وضاحت نہیں دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر فارم اپ لوڈ کرتے وقت سرور، لاگ ان او ٹی پی، ڈاؤن لوڈ جیسے تکنیکی مسائل کو نظرانداز کرتے ہوئے سروے جاری ہے اور تکنیکی معلومات کے لیے کوئی سپورٹ سسٹم دستیاب نہیں ہے۔ آر جے ڈی لیڈر نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن رائے دہندوں کو ان کے بھرے ہوئے فارم کی رسید دینے کا دعویٰ کر رہا ہے لیکن حقیقت میں کسی بھی ووٹر کو یہ نہیں مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 25 جولائی تک سروے مکمل کرنے کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ملازمین پر زیادہ سے زیادہ فارم بھرنے اور اپ لوڈ کرنے کا دباؤ ہے اور دباؤ کے تحت کیا جا رہا یہ کام مکمل طور پر شکوک کے دائرے میں ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اشارے پر ووٹروں کو ان کے حق رائے دہی سے محروم کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ انہوں نے تصویروں کے ذریعے دکھایا کہ جھارکھنڈ میں دیوگھر اور پٹنہ کے گاندھی میدان کے قریب ایک فلائی اوور کے نیچے ووٹر فارم کی بڑی تعداد میں کاپیاں پھینکی ہوئی ملی ہیں۔ کئی مقامات پر لوگوں کو فارم میں جلیبی کھاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ 2020 کے انتخابات میں 52 نشستوں کا فیصلہ 5000 سے کم ووٹوں سے ہوا۔ اگر اس ووٹر سروے کی کوتاہیوں کی وجہ سے ایک فیصد ووٹرز بھی چھوٹ گئے تو آٹھ کروڑ نوے لاکھ ووٹرز میں سے سات لاکھ نوے ہزار ووٹرز ووٹر لسٹ سے باہر ہوجائیں گے جس کے انتخابی نتائج پر شدید اثرات مرتب ہوں گے۔ آر جے ڈی لیڈر نے کہا کہ اس وقت کروڑوں ووٹر بہار سے باہر ہیں اور صرف ایک ماہ کے جلد بازی میں کئے گئے سروے میں سنگین غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سے غریب لوگ ووٹ کے حق سے محروم ہوجائیں گے جو کہ ایک سنگین جرم ہوگا۔ اس موقع پر بہار کانگریس کے صدر راجیش رام نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے اعداد وشمار کے مطابق 80 فیصد سے زیادہ ووٹر سروے فارم جمع کرائے گئے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان میں سے کتنے اپ لوڈ کیے گئے اور کتنے دستاویزات لیے گئے اس سے متعلق ڈیٹا فراہم کرے۔ مسٹر رام نے ووٹروں کے سروے فارم سڑک پر پھینکے جانے یا ان میں جلیبی کھانے کو مضحکہ خیز قرار دیا اور کہا کہ الیکشن کمیشن ابھی تک سپریم کورٹ کے اس بیان پر عمل نہیں کر رہا ہے، جس میں آدھار اور راشن کارڈ کو درست دستاویزات کی فہرست میں شامل کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن کا فیصلہ بی جے پی حکومت کی سیاست سے متاثر ہے۔ اس موقع پر وکاس شیل انسان پارٹی (وی آئی پی) کے سربراہ مکیش ساہنی نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے پاس ووٹر سروے کے لیے نہ تو کوئی وجہ ہے اور نہ ہی کوئی تیاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن ملک کے شہریوں کے تئیں ذمہ دار ہے نہ کہ اس کی وفاداری حکومت کے تئیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سروے کرنے والے عہدیداروں اور بی ایل اوز پر کافی دباؤ ہے۔ سروے کرنے والے خود دستخط کر کے بغیر فوٹو اور دستاویزات کے فارم جمع کر رہے ہیں۔ اس پریس کانفرنس میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ لینننسٹ (سی پی آئی-ایم ایل) کے نمائندے دھیریندر کمار جھا، کے ڈی یادو، سی پی ایم کے ریاستی سکریٹری للن چودھری اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کے رام بابو بھی موجود تھے۔

گناہ گار اب سادھو بن رہے ہیں: شیخاوت

جودھ پور، 13 جولائی (یواین آئی) ثقافت اور سیاحت کے مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے طلبہ یونین انتخابات پر کانگریس پر جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جن لوگوں نے سال 2023 کے اسمبلی انتخابات سے قبل اپنی شکست کو ٹالنے کی کوشش میں طلبہ یونین کے انتخابات کو روکنے کا گناہ کیا تھا وہ اب یہاں سادھو بن رہے ہیں۔ مسٹر شیخاوت نے اتوار کو یہاں میڈیا سے بات چیت میں کانگریس کے طلبہ یونین کے انتخابات کرانے کے مطالبے سے متعلق ایک سوال پر یہ بات کہی۔ انہوں نے سوال کیا کہ سال 2023 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات سے قبل اپنی یقینی شکست کو ٹالنے کے لیے طلبہ یونین کے انتخابات کو روکنے کا گناہ کس نے کیا، تاکہ غلط روایت پیدا نہ ہو۔ وہ گناہ کرنے والے اب یہاں سادھو بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن کے گھر شیشے کے ہوتے ہیں، ان کو دوسروں پر پتھر نہیں پھینکنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا ''میں نے یہ بات ایک دن پہلے پھلودی میں کہی تھی کہ کچھ لوگوں کو قانون، آئین... سب کچھ تب ہی یاد آتا ہے جب وہ اقتدار سے باہر ہوتے ہیں۔

وہ اپنی سہولت کے مطابق اصولوں کا فیصلہ کرتے ہیں اور ان کی تشریح کرتے ہیں۔ وہ ان کی مطابقت پر بات کرتے ہیں۔'' مسٹر شیخاوت نے کہا کہ وہ مسٹر اشوک گہلوت کے ایک ٹویٹ کو دیکھ رہے تھے، جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ پنچایتی راج اور میونسپل کارپوریشن کے انتخابات ہر پانچ سال بعد ہونے چاہئیں، یہ آئین کی طرف سے دیا گیا ایک التزام ہے۔ ایسا نہ کرنے سے بی جے پی حکومت آئین کی دفعات کے مطابق کام نہیں کر رہی ہے۔ اس کی تائید میں انہوں نے سپریم کورٹ کے کچھ فیصلوں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ''میرا ان سے سوال ہے کہ یہ وہی کانگریس تھی، جس نے 13 سال تک پنچایتی راج کے انتخابات نہیں ہونے دیئے، آپ کو وہ اصول اور قوانین اس وقت یاد نہیں تھے، آپ کی حکومت کے دوران، جودھ پور میونسپل کارپوریشن کے انتخابات، جو 2019 میں ہونے تھے، 2021 میں ہوئے تھے۔ آپ کو تب وہ اصول اور قوانین دکھائی نہیں دیئے تھے؟'' بہار انتخابات سے متعلق مسٹر گہلوت کے بیان پر مسٹر شیخاوت نے کہا کہ جب سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تو میں نے یہ کہا تھا اور اس سے پہلے بھی کہ آئین کی دفعات کے مطابق منصفانہ اور غیر متنازعہ طریقے سے انتخابات کرانا الیکشن کمیشن کا حق اور ذمہ داری ہے۔ الیکشن کمیشن انتخابات کے منصفانہ ہونے کا جائزہ لے تو یہ ان کے دائرہ اختیار کی بات ہے۔ اس پر کسی کو شک کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اسے سیاسی معاملہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ بالآخر عدالت نے اس لائن پر اپنا فیصلہ سنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب الیکشن کمیشن عدالتی حکم کے بعد بھی ووٹر لسٹ کا جائزہ لے تو یہ ضرور بتایا جائے کہ تب کن لوگوں کے پیٹ میں درد ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔

میزورم میں 51 کلومیٹر کے راستے پر 48 سرنگوں سے گزرے گی ٹرین

میزورم کے لوگوں کا ریلوے نیٹ ورک سے منسلک ہونے کا خواب شرمندۂ تعبیر

بیرابی، 13 جولائی (یواین آئی) کس طرح ناہموار پہاڑوں کے درمیان فاصلے کو ٹرینیں چلانے سے کم کیا جاسکتا ہے اس کی تازہ ترین مثال میزورم کے بیرابی سے دارالحکومت ایزول کو جوڑنے والی ریلوے لائن ہے، جس کے آپریشن سے ان دونوں مقامات کے درمیان فاصلہ 10 گھنٹے سے کم ہو کر صرف تین گھنٹے رہ جائے گا۔ اس وقت بیرابی سے ایزول کو ملانے کے لیے ٹرانسپورٹ کا واحد ذریعہ قومی شاہراہ نمبر 6 ہے اور یہ سڑک ایزول کے راستے پڑوسی ملک میانمار کی سرحد تک جاتی ہے۔ اگر اس روٹ پر ٹریفک معمول کے مطابق ہو تو سڑک کے ذریعے 9 سے 10 گھنٹے لگنا معمول کی بات ہے لیکن بیرابی-ایزول روٹ ٹرین کے آپریشن کے آغاز سے یہ فاصلہ کم ہو کر صرف تین گھنٹے رہ جائے گا۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس ریلوے روٹ کو میانمار کی سرحد سے جوڑنے کا منصوبہ ہے اور اس کے لیے سروے کا کام بھی جلد شروع کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد ایزول شہر کو مکمل طور پر ریل کے ذریعے منسلک کر دیا جائے گا۔ فی الحال یہ ریلوے روٹ آئیزول سے تقریباً 20 کلومیٹر دور سائرنگ تک بنایا گیا ہے۔ تقریباً 52 کلومیٹر طویل اس راستے پر 48 سرنگیں ہیں جس کی وجہ سے یہ فاصلہ کم ہوجاتا ہے اور یہ سفر صرف چند گھنٹوں میں مکمل ہو رہا ہے۔ بیرابی-ایزول ریلوے لائن کی تعمیر کے بعد، میزورم کی راجدھانی ایزول شمال مشرقی ریاستوں کی چوتھی راجدھانی ہے جو ریل روٹ سے جڑ جائے گی۔ آسام کے دارالحکومت گوہاٹی، اروناچل کے دارالحکومت ایٹا نگر اور تریپورہ کے دارالحکومت اگرتلہ کے بعد میزورم کا دارالحکومت ریل نیٹ ورک سے جڑ جائے گا۔ ایزول ریلوے روٹ پر ایئر کنڈیشنڈ ٹرین کے ڈبوں میں ڈسٹڈوم شیشے لگے ہیں جن سے کھلی روشنی ٹرین کی چھت سے آتی ہے، لیکن تقریباً ہر منٹ کے بعد ٹرین کے سرنگ میں داخل ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود اس راستے پر ریلوے مسافر قدرتی حسن سے لطف اندوز ہوسکیں گے۔ ریلوے حکام کا کہنا ہے کہ اس روٹ پر ٹرینیں چلانے سے ایزول میں سیاحت میں اضافہ ہوگا اور معاشی سرگرمیوں کو بھی فروغ ملے گا۔ شمال مشرقی ریاست میزورم میں ریلوے کا کام مکمل ہوگیا اور توقع ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی جلد ہی اس سیکشن پر ٹرین کو ہری جھنڈی دکھائیں گے اور آئیزول کے شہریوں کا ہندوستانی ریلوے نیٹ ورک سے منسلک ہونے کا خواب پورا کریں گے۔ میزورم ابھی تک بیروی تک ریلوے سے جڑا ہوا ہے، لیکن اب بیروی سے آئیزول تک ریلوے لائن کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ اس لائن کا سنگ بنیاد وزیر اعظم نے رکھا تھا اور اب امید ہے کہ وہ ٹرین کو جھنڈی دکھا کر ٹرین کا آغاز بھی کریں گے۔ پروجیکٹ کے چیف انجینئر ونود کمار کا کہنا ہے کہ بیروی-سارنگی ریلوے لائن پر تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے، یہ سیکشن 11 برسوں کے بعد اب ٹرین چلانے کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ بیروی-سارنگی تک پروجیکٹ کی تعمیر میں کئی طرح کے چیلنجز تھے، لیکن پروجیکٹ سے وابستہ افسران نے ان چیلنجوں کی پرواہ کئے بغیر اس کام کو مکمل کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 51 کلومیٹر بیروی-سارنگی سیکشن پر 153 پل ہیں، جن میں سے 55 بڑے پل ہیں اور 6 پلوں کی اونچائی قطب مینار سے بھی زیادہ ہے۔ اس سیکشن پر 10 پل سڑکوں کے اوپر بنائے گئے ہیں۔ اس روٹ پر کل 48 سرنگیں بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئیزول تک ریلوے لائن کی تعمیر کے بعد بیروی اور آئیزول کا فاصلہ سڑک کے ذریعے 8 سے 10 گھنٹے کی بجائے محض 3 گھنٹے میں طے کیا جاسکے گا۔

ریلوے نے سیکیورٹی بہتر بنانے کے لیے ڈبوں اور انجنوں میں کیمرے لگانے کا فیصلہ کیا

نئی دہلی، 13 جولائی (یواین آئی) ریلوے نے ٹرینوں میں مسافروں کی حفاظت کو بڑھانے کے لیے ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے تمام ڈبوں میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے کی وزارت نے اتوار کے روز بتایا کہ مسافروں کی حفاظت بڑھانے کے مقصد سے تمام 74 ہزار ڈبوں اور 15 ہزار انجنوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جائیں گے۔ ہر ڈبے میں چار اور انجنوں میں چھ کیمرے نصب کیے جائیں گے۔ یہ کیمرے جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہوں گے، 100 کلومیٹر فی گھنٹہ سے زائد رفتار پر اور کم روشنی میں بھی اعلیٰ معیار کی ویڈیو فراہم کریں گے۔ ریلوے کے مطابق مسافر ڈبوں میں سی سی ٹی وی کیمروں کے تجرباتی نتائج کی بنیاد پر یہ فیصلہ لیا گیا ہے۔ کیمرے لگنے کے بعد ملزموں اور منظم جرائم پیشہ گروہوں کی سرگرمیوں پر قابو پایا جاسکے گا، جو معصوم مسافروں کو نشانہ بناتے ہیں۔ مسافروں کی پرائیویسی کو برقرار رکھنے کے لیے کیمرے دروازوں کے پاس عام آمدورفت والے حصے میں لگائے جائیں گے۔ مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو اور مرکزی وزیر مملکت برائے ریلوے روی نیت سنگھ بٹو نے ہفتہ کے روز ایک میٹنگ میں انجنوں اور کوچز میں سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب کے کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اس میٹنگ میں ریلوے بورڈ کے سینئر افسران نے شرکت کی۔ ریلوے افسران نے بتایا کہ شمالی ریلوے کے لوکو انجن اور ڈبوں میں اس کا کامیاب تجربہ کیا جاچکا ہے۔ ہر ریلوے کوچ میں چار ڈوم سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جائیں گے، جن میں سے دو داخلی راستوں پر ہوں گے۔ ہر لوکوموٹیو میں چھ کیمرے نصب کیے جائیں گے جن میں ایک ایک کیمرہ آگے پیچھے اور دونوں اطراف لگایا جائے گا۔ ڈبوں کے عمومی آمدورفت والے حصے میں کیمرے لگانے کا مقصد مسافروں کی حفاظت میں بہتری لانا ہے۔ پرائیویسی برقرار رکھتے ہوئے یہ کیمرے شرپسند عناصر کی شناخت میں بھی مدد کریں گے۔

دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں کو اب انصاف ملے گا: منوج سنہا

سری نگر، 13 جولائی (یواین آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا ہے کہ دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ انصاف کو یقینی بنانے کے لیے حکومت ان تمام کیسز کی دوبارہ تحقیقات کرے گی جو درج نہیں کیے گئے تھے، اور جہاں کہیں جائیدادیں ضبط کی گئی تھیں، انہیں اصل حقداروں کو واپس کیا جائے گا۔ بارہمولہ میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ایل جی سنہا نے کہا کہ حکومت نے اعلیٰ حکام سے مشاورت کے بعد فیصلہ لیا ہے کہ دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں کے اہل افراد کو سرکاری ملازمتیں دی جائیں گی اور جنہیں مالی امداد نہیں ملی، انہیں مدد فراہم کی جائے گی۔ ایل جی سنہا نے بتایا کہ انہوں نے حال ہی میں اننت ناگ میں متعدد متاثرہ خاندانوں

سے ملاقات کی جو نہایت جذباتی لمحات تھے۔ ان میں سے کئی ایسے افراد بھی تھے جنہیں سرکاری ملازمت کا حق ہونے کے باوجود نظرانداز کیا گیا تھا۔ سنہا نے مزید کہا کہ ایسے تمام کیسز کا بھی جائزہ لیا جائے گا جہاں ایف آئی آر درج نہیں ہوئی یا جائیدادیں ضبط کرلی گئیں۔ مناسب تحقیقات کے بعد جہاں ممکن ہو، ضبط کی گئی جائیدادیں متاثرہ خاندانوں کو واپس کی جائیں گی۔ اس سے قبل بارہمولہ میں منعقدہ ایک سرکاری تقریب کے دوران 40 افراد کو سرکاری ملازمتوں کے تقرری نامے سونپے گئے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے واضح کیا کہ اس مہم کی نگرانی خود جموں و کشمیر کے ہوم سکریٹری کر رہے ہیں، تاکہ شفاف اور موثر عمل کو یقینی بنایا جاسکے۔ دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں کی فوری مدد کے لیے ہر ضلع میں مخصوص ہیلپ لائن نمبر بھی جاری کیے گئے ہیں۔ ایل جی سنہا نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ جو بھی خاندان دہشت گردی کی وجہ سے متاثر ہوا ہے، وہ ان ہیلپ لائنز کے ذریعے اپنی درخواستیں جمع کرائیں۔ ان کے کیسز کی فوری چھان بین کی جائے گی۔

تیرہ جولائی کے شہداء ہمارے ہیروز تھے، لیڈران کو مزار پر جانے سے روکنا ظلم کی یاددہانی ہے: محبوبہ مفتی

سری نگر، 13 جولائی (یواین آئی) یوم شہداء کشمیر کے موقع پر پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا ہے کہ جس دن آپ ہمارے ہیروز کو اپنا مانیں گے، جس طرح کشمیری مہاتما گاندھی اور بھگت سنگھ جیسے قومی ہیروز کو سراہتے ہیں، اُس دن دلوں کی دوری واقعی ختم ہوگی۔ محبوبہ مفتی نے اتوار کو ایکس (سابق ٹویٹر) پر سلسلہ وار ٹویٹس کے ذریعے حکومت کی اس پالیسی پر کڑی تنقید کی، جس کے تحت 13 جولائی 1931 کے شہداء کی قبروں (مزارِ شہداء) کی جانب جانے والے راستے بند کر دیے گئے اور لوگوں کو گھروں میں محصور کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا 'جب آپ مزار شہداء کو محصور کرتے ہیں اور لوگوں کو اپنے ہی شہداء کی قبروں پر جانے سے روکنے کے لیے گھروں میں بند کرتے ہیں تو یہ بہت کچھ ظاہر کرتا ہے۔' محبوبہ مفتی نے مزید کہا کہ 13 جولائی وہ دن ہے جو ظلم کے خلاف اٹھنے والوں کی یاد میں منایا جاتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے ملک کے دوسرے حصوں میں شہید ہونے والے عوام کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ محبوبہ مفتی نے انکشاف کیا کہ ان کی جماعت کے کئی سینئر رہنماؤں کو مزار شہداء کی جانب جانے سے روکنے کے لیے گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے بتایا 'ہمارے کئی لیڈران جیسے خورشید عالم، زوہیب میر، حمید کوشین، عارف لائیگرو، سارہ نعیمہ، تبسم، بشارت نسیم اور دیگر جو کسی طرح گھروں سے نکلنے میں کامیاب ہوئے تھے، انہیں پولیس اسٹیشنوں میں حراست میں لے لیا گیا۔' انہوں نے کہا کہ ان اقدامات سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک بار پھر انہی جابرانہ ادوار کی طرف لوٹ رہے ہیں، جن کے خلاف 13 جولائی 1931 کو ہمارے شہداء نے اپنی جانوں کا نذرانہ دیا تھا۔ محبوبہ مفتی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کشمیری عوام کو اپنے شہداء کی یاد منانے کا جمہوری حق دیا جائے اور اس طرح کے جبری ہتھکنڈے جمہوریت کے اصولوں کے خلاف ہیں۔

ہندوستانی شناخت پر خالصتانی حملے ناقابل برداشت: پروفیسر کھیالا

امرتسر، 13 جولائی (یواین آئی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پنجاب کے ترجمان پروفیسر سرچند سنگھ کھیالا نے کینیڈا کے شہر سرے میں مشہور کامیڈین کپل شرما کے ریسٹورنٹ کیپس کیفے میں فائرنگ اور اس کے بعد سکھ فار جسٹس (ایس ایف جے) کے دہشت گرد گروپتونت سنگھ کے ذریعہ ویڈیو کے ذریعہ دی گئی دھمکی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے انسانی سکھ مذہب، کاروبار اور اسے نہ صرف ہندستان بلکہ کناڈا کے خلاف ایک گہری سازش قرار دیا ہے۔ پروفیسر کھیالا نے اتوار کو کہا کہ "خالصتان کے نام پر سجی دکانوں میں زہر بیچا جا رہا ہے۔ ایسے میں پنوں جیسے نفرت پھیلانے والے گروہوں کو کناڈا کی سرزمین کو اپنے ایجنڈے کا کھیل کا میدان نہیں بننے دینا چاہیے۔" انہوں نے کہا کہ پنوں جیسے لوگ وزیر اعظم نریندر مودی کو بیرون ملک مل رہی وسیع عوامی حمایت سے خوفزدہ ہیں۔ پنو، جسے آئی ایس آئی کی پشت پناہی حاصل ہے، کپل شرما کو نشانہ بنا کر اور ہندوستانی تارکین وطن کو دھمکیاں دے کر کینیڈا میں ہندوستانی سرمایہ کاری اور کاروبار کو نقصان پہنچانے کے لیے پاکستان کی طرف سے رچی گئی ایک منصوبہ بند سازش کا چہرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنو سکھ ازم اور خالصتان کی آڑ میں بیرون ملک تشدد، علیحدگی پسندی اور نفرت کا کاروبار چلا رہا ہے۔ یہ تمام دکانیں خالصتان کے نام پر قائم ہیں لیکن بدقسمتی سے وہاں زہر فروخت ہو رہا ہے۔ یہ خالصتان اور ہندوستان کے درمیان نہیں بلکہ دہشت گردی اور تہذیب کے درمیان لڑائی ہے انہوں نے تارکین وطن سکھ برادری سے اپیل کی کہ وہ محتاط رہیں اور سکھ مذہب کے نام پر تشدد اور علیحدگی پسندی پھیلانے والوں کو مکمل طور پر مسترد کریں۔

سیتامڑھی: پراپرٹی ڈیلر کا گولی مار کر قتل

سیتامڑھی، 13 جولائی (یواین آئی) بہار کے سیتامڑھی ضلع کے مہسول تھانہ علاقے میں مجرموں نے ایک پراپرٹی ڈیلر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ مجرموں نے ہفتہ کی دیر رات مہسول چوک پر لکھن دیئی پل کے قریب پراپرٹی ڈیلر وسیم انور عرف پوٹو خان کو گولی مار کر زخمی کر دیا۔ زخمی پراپرٹی ڈیلر کو پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں داخل کرایا گیا جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ ذرائع نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملنے پر پولیس سپرنٹنڈنٹ امیت رنجن موقع پر پہنچے اور معاملے کی جانچ کی۔ موقع سے ایک پستول برآمد ہوئی ہے۔ قتل کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔

پرہلاد جوشی نے روزگار کے مسائل پر راہل کو نشانہ بنایا

ہبلی، 13 جولائی (یواین آئی) مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے اتوار کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی پر روزگار اور بھرتی کے مسائل پر تنقید کی اور ان پر حقائق کی تصدیق کیے بغیر بیان دینے کا الزام لگایا۔ مسٹر جوشی نے یہاں نامہ نگاروں سے کہا، "راہل گاندھی کبھی بھی تفصیلات میں نہیں جاتے۔ وہ صرف اپنے مشیروں سے ملنے والی معلومات کی بنیاد پر ردعمل ظاہر کرتے ہیں اور ذاتی طور پر اعداد وشمار کی جانچ نہیں کرتے، انہوں نے مسٹر گاندھی سے کرناٹک، تلنگانہ اور ہماچل پردیش جیسی کانگریس کی حکومت والی ریاستوں کی مالی اور انتظامی حالت کا خود جائزہ لینے کی اپیل کی اور کہا کہ کانگریس کی حکومت والی یہ تینوں ریاستیں انتہائی خراب حالت میں ہیں۔ کرناٹک میں کانگریس زیر قیادت حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست مالی تنگی کی وجہ سے دو لاکھ خالی آسامیوں کو بھی بھرنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ وہ موجودہ سرکاری ملازمین کو تنخواہیں دینے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہیں۔ تنخواہوں میں 10 سے 20 دن کی تاخیر ہو رہی ہے۔ جب وہ اپنے پاس موجود وسائل کا انتظام نہیں کر پا رہے تو نئے ملازمین کی تقرری کیسے کریں گے۔ کووڈ-19 کے بعد روزگار کے رجحانات کے بارے میں، انہوں نے ایمپلائز پراویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن (ای پی ایف او) کے سرکاری اعداد وشمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ روزگار کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ای پی ایف او کے اعداد وشمار خود روزگار میں اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مرکزی وزیر نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت نے مختلف محکموں میں 5.7 لاکھ سے زیادہ اہلکاروں کو بھرتی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہر ماہ 50 ہزار سے ایک لاکھ افراد کو سرکاری محکموں میں بھرتی کیا جا رہا ہے۔ اس سے روزگار فراہم کرنے کے ہمارے عزم کی تصدیق ہوتی ہے۔"

جعلی کھادوں کے مسئلہ پر سخت اقدامات کی ہدایت

نئی دہلی، 13 جولائی (یواین آئی) مرکزی وزیر زراعت و کسان بہبود، شیوراج سنگھ چوہان نے جعلی اور ناقص معیار کے کھادوں کے مسئلے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے وزرائے اعلیٰ کو ایک خط لکھ کر فوری اور سخت کارروائی کے احکامات جاری کیے ہیں۔ وزارت زراعت و کسان بہبود نے اتوار کو بتایا کہ یہ ہدایات ملک بھر میں جعلی کھادوں کی فروخت، سبسڈی والے کھادوں کی بلیک مارکیٹنگ اور زبردستی ٹیگنگ جیسی غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے مقصد سے جاری کی گئی ہیں۔ خط میں زراعت کو ہندوستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کسانوں کی آمدنی میں استحکام برقرار رکھنے کے لیے انہیں بروقت اور مناسب نرخوں پر معیاری کھاد کی دستیابی نہایت ضروری ہے۔ مسٹر چوہان نے مزید کہا ہے کہ کھاد کنٹرول آرڈر 1985 (جو کہ ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کے تحت آتا ہے) کے مطابق جعلی یا ناقص معیار کی کھادوں کی فروخت ممنوع ہے۔ ریاستوں کو جاری کردہ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ کسانوں کو درست مقامات پر اور وہاں جہاں ان کی ضرورت ہو مناسب مقدار میں کھاد مہیا کرانا ریاستوں کی ذمہ داری ہے۔ ریاستوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بلیک مارکیٹنگ، زائد قیمت پر فروخت اور سبسڈی والے کھادوں کے غلط استعمال جیسی سرگرمیوں پر سخت نگرانی رکھیں اور فوری کارروائی کریں۔ روایتی کھادوں کے ساتھ نینو کھاد یا حیاتیاتی محرک (بائیو اسٹیمولنٹ) مصنوعات کی زبردستی ٹیگنگ کو فوری طور پر بند کرنے کے بھی احکامات دیے گئے ہیں۔

سال 2030 تک ایک کروڑ نوجوانوں کے لیے نئے روزگار کا ہدف: نتیش

پٹنہ، 13 جولائی (یواین آئی) بہار حکومت سال 2025 اور 2030 کے درمیان ریاست میں نوجوانوں کے لیے ایک کروڑ سرکاری نوکریاں اور روزگار پیدا کرے گی، جو حکومت کے موجودہ ہدف 50 لاکھ سے دوگنا ہے۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے 'ایکس' پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ ان کی حکومت کے دوران 2005 سے 2020 کے درمیان ریاست میں 8 لاکھ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں ملی تھیں۔ سال 2020 میں گڈ گورننس پروگرام کے سات نشچے میں سے دوسری قرارداد میں یہ ہدف مقرر کیا گیا تھا کہ 10 لاکھ سرکاری ملازمتوں کے ساتھ 10 لاکھ روزگار پیدا کیے جائیں گے اور بعد میں اس قرارداد کو بڑھایا اور اگست 2025 تک 12 لاکھ نوکریوں کے ساتھ 38 لاکھ روزگار کا ہدف مقرر کیا۔ مسٹر کمار نے کہا کہ ہم نے اب تک 10 لاکھ سرکاری نوکریوں اور 39 لاکھ روزگار کا ہدف حاصل کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ 50 لاکھ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں اور روزگار فراہم کرنے کا ہدف مقررہ مدت کے اندر حاصل کرلیا جائے گا۔ مستقبل میں روزگار کی فراہمی پر بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نوجوانوں کے لیے 2025 سے 2030 کے درمیان تقریباً ایک کروڑ سرکاری نوکریوں اور روزگار کا ہدف مقرر کیا گیا ہے، اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے نوجوانوں کو ہنر مندی کی تربیت دی جائے گی۔ اس اسکیم کو وسعت دینے کے لیے ایک یونیورسٹی قائم کی جائے گی جس کا نام جن نائک کرپوری ٹھاکر اسکل یونیورسٹی رکھا جائے گا۔

ممبئی یونیورسٹی میں ایل ایل بی میں ٹاپ کرنے والی مہوش عبدالرحمن بنجی، حافیظہ عالمہ گریجویٹ سمر دلارے اور ایس ایس سی میں نمایاں نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کو ایوارڈ سے نوازا گیا

ویرار (خصوصی نامہ نگار): انجمن اسلام، ویرار (ر) کے زیر اہتمام منعقدہ 42ویں استقبالیہ جلسہ میں اس سال بھی دینی اور عصری تعلیم میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ و طالبات کی عزت افزائی کی گئی۔ اس موقع پر ممبئی یونیورسٹی کے ایل ایل بی کورس میں شاندار کامیابی حاصل کرنے والی مہوش عبدالرحمن بنجی کو خصوصی ایوارڈ پیش کیا گیا، جبکہ حافیظہ عالمہ گریجویٹ سمر دلارے کو بھی ان کی محنت اور کامیابی پر اعزاز سے نوازا گیا۔ ایس ایس سی امتحان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹاپ پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں آدتیہ سوریہ بھان مورے 99% سانیکا راجارام مورے 97% آنویشا مہندر شندے 95% کے ساتھ مسلم طلبا میں ٹاپ کرنے والی لنگا سمعیہ شعیب 93% انجمن اسلام اردو اسکول میں ٹاپ کرنے والی نکہت ادریس شیخ 86% اور علاقے کے سبھی مسلم طلبا اور انجمن اسلام اردو اسکول کے سبھی طالب علموں کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جلسہ میں بطور مہمانِ خصوصی خالد کراری اور پرویز فرید نے شرکت کر طلبا کی رہنمائی کی۔ آخر میں تمام کامیاب طلبہ و طالبات کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی گئی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے دعا کی گئی۔

آلودگی کنٹرول بورڈ پتھر کی کان کنی سے متعلق معاملے میں رپورٹ پیش کرے-این جی ٹی

نئی دہلی/شملہ، 13 جولائی (یواین آئی) نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) کی پرنسپل بنچ نے ہماچل پردیش ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ (ایچ پی ایس پی سی بی) کو پتھر کی کان کنی سے متعلق معاملات پر تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ٹریبونل نے یہ ہدایات دیو بھومی ہماچل میں 13 مئی 2024 کو شائع ہونے والی ''کان کنی مافیا نے بنیادی ڈھانچے کو کھوکھلا کر دیا ہے'' کے عنوان سے ایک خبر کی بنیاد پر از خود نوٹس لیتے ہوئے ایک کیس کی سماعت کے دوران دی ہیں۔ اس معاملے کی سماعت 1 جولائی 2025 کو ہوئی، جس میں این جی ٹی نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی آڑ میں اندھا دھند کان کنی کی سرگرمیوں کے بڑھتے ہوئے الزامات پر تشویش کا اظہار کیا۔ ٹریبونل نے کہا کہ ہماچل پردیش میں بہت سے اسٹون کرشر کام کر رہے ہیں، جن میں سے بہت سے غیر مصدقہ کان کنی سائٹس سے خام مال حاصل کر رہے ہیں۔ ان معاملات میں ریاستی حکومت پر بغیر کسی سخت ماحولیاتی نگرانی کے وسیع پیمانے پر کان کنی کو فروغ دینے کا الزام لگایا گیا ہے۔ ایچ پی ایس پی سی بی نے اعتراف کیا کہ اسے کرشرز کے لیے ماحولیاتی منظوریوں اور دیگر اجازتوں کے ساتھ ساتھ پتھر کی فراہمی کے ذرائع کے بارے میں معلومات جمع کرنے کے لیے مزید تین ہفتے درکار ہیں۔ این جی ٹی نے آخری تاریخ میں توسیع کی اور اگلی سماعت کی تاریخ 6 اکتوبر 2025 مقرر کی۔

عارضی پینل نے بی ایف آئی کے انتخابات وقت پر کرانے کی یقین دہانی کرائی

نئی دہلی، 13 جولائی (یواین آئی) ہندوستان میں باکسنگ کے انتظامی امور کی نگرانی کرنے والی عبوری کمیٹی نے عالمی باکسنگ تنظیم کی ہدایات پر عمل کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ قومی فیڈریشن کے انتخابات 31 اگست کی مقررہ مدت کے اندر مکمل ہوں گے۔ عالمی تنظیم نے حال ہی میں لوزان میں انڈین اولمپک ایسوسی ایشن (آئی او اے) کے صدر کے ساتھ بات چیت اور روڈ میپ کے جائزے کے بعد عبوری کمیٹی کی مدت میں توسیع کی ہے۔ یہ فیصلہ ایک رسمی نوٹ کے ساتھ سامنے آیا، جس میں کمیٹی کی موثر کارکردگی اور ہندوستان کی باکسنگ انتظامیہ میں شفافیت اور استحکام بحال کرنے میں اس کی اہم پیش رفت کو سراہا گیا۔